Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.alislam.org/badr

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

6 ذوالحجہ 1432 ہجری قمری۔ 3 نبوت 1390 ہش۔ 3 نومبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے
اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہو گئی ہو (سورہ الحج:۲۸)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۝ 〈سورۃ الحج : ۲۸〉

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہو گئی ہو۔ وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ حَجَّۃِ الۡوِدَاعِ، یَااَیُّھَا النَّاسُ اَیُّ یَوۡمٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا: ھٰذَا یَوۡمٌ حَرَامٌ۔ قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا بَلَدٌ حَرَامٌ۔ قَالَ: فَاَیُّ شَھۡرٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا شَھۡرٌ حَرَامٌ۔ قَالَ: اِنَّ اَمۡوَالَکُمۡ وَدِمَائَکُمۡ وَاَعۡرَاضَکُمۡ عَلَیۡکُمۡ حَرَامٌ کَحُرۡمَۃِ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ بَلَدِکُمۡ ھٰذَافِیۡ شَھۡرِکُمۡ ھٰذَا ثُمَّ أَعَادَھَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھَلۡ بَلَّغۡتُ مِرَارًا قَالَ: یَقُوۡلُ ابۡنِ عبّاسٍ: وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَوَصِیَّۃٌ اِلٰی رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اَلَافَلۡیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الۡغَائِبَ، لَا تَرۡجِعُوۡا بَعۡدِیۡ کُفَّارًا یَضۡرِبُ بَعۡضُکُمۡ رِقَابَ بَعۡضٍ۔ (مسند احمد صفحہ ۲۳۰ جلد اوّل)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:

اے لوگو! یہ کون سا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابلِ احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابلِ احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہّ کا قابل احترام مہینہ ہے اس سوال و جواب کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضور نے ھَلۡ بَلَّغۡتُ کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقعہ پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خونریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’محبت کے عالم میں انسانی رُوح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اُس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبّان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوستِ جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔

کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کیلئے نہیں، ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کیلئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج کو ایک عاشقانہ عبادت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:

’’ایسے ہی ایک عبادت حج کی ہے مگر حج ایسا نہیں چاہیئے کہ حرام و حلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے۔ اور اس جگہ کے کہلانے والے جو کچھ منہ سے کہلائے جاویں وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محبّ جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی۔ وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔‘‘

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰-۲۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حج : نسخہ امن

لبیک اللھم لبیک

اسلام خدا تعالیٰ کی آخری شریعت کے حامل مذہب کا نام ہے جس میں تمام عالمِ انسانی کی بقا اور فلاح مضمر ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں کلمہ طیبہ (یعنی توحید) نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج، حج اسلام کا آخری رکن ہے۔ حج کی فرضیت قرآن کریم، سنت اور اجماع سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لِلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَO
فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَO

(آل عمران: آیت ۹۷۔۹۸)

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کیلئے۔

اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراھیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہوگیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کردے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اس ارشاد باری تعالیٰ میں حج کی فرضیت اور اہمیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی ہے اور اس ذکر میں حج کی ایک خصوصی صفت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ومن دخلہ کان امناً یعنی جو بھی اس میں داخل ہو وہ امن پانے والا ہوگا۔ آج جب کہ پوری دنیا دہشت گردی۔ فرقہ واریت اور امیر وغریب کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے، ایسے حالات میں حج کی اہمیت اور معنویت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ حج میں عالمی امن کا پیغام بھی ہے اور عالمی مساواتِ انسانی کا درس بھی۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ حج بہترین نسخہ امن ہے۔

عالمی مساوات کا ایسا روح پرور منظر دنیا میں اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا ایک دوسرے کے رسم ورواج اور ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہی اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کردیا ہے کہ باوجود اختلاف زبان، اختلاف عقائد، اختلاف رنگ ونسل اور اختلاف خیالات اور اختلاف آب وہوا کے ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کیلئے تیار ہیں۔ حج میں شریک مسلمان تمام جغرافیائی وطنی نشانات کو بھلا کر ایک مرکز پر متحد ہوجاتے ہیں وہی مرکز جو زمین کی اصل ہے اور مخلوقات کا مرجع ہے۔

حج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جذبۂ قربانی کا ایک تسلسل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ایک ویرانہ میں آبادی کی بنیاد رکھی وہاں اپنی بیوی ہاجرہؑ اور اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو بسایا۔ اس وقت وہاں نہ پانی تھا اور نہ کسی انسان کا گذر۔ اس بے نظیر قربانی کا مقصد یہ تھا کہ یہ جگہ آئندہ عالم گیر ہدایت کا مرکز بنے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہاں بسنے والی نسل سے وہ عظیم الشان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہو جو وجۂ تخلیق عالم ہے جو رحمۃ للعالمین ہے۔ جس کی لائی ہوئی تعلیم ساری دُنیا کیلئے اور سارے زمانوں کیلئے ہوگی۔ پھر باوجود ظاہری ساز وسامان نہ ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مولا سے جیسی توقع کی تھی ویسا ہی ظہور میں آیا۔ خدا نے وہاں غیر معمولی حالات میں پانی مہیا کیا۔ یہ جگہ آہستہ آہستہ آباد ہوئی اور بکہ یا مکہ کہلائی۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائے گئے پہلے مکان کے نامعلوم زمانوں سے مٹے ہوئے آثار کو تلاش کیا اور اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر اس مکان کو دوبارہ تعمیر کیا اور اسے ''مَثَابَةً لِّلنَّاسِ'' بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دُعائیں مانگیں۔

یہی وہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی کا نام بیت اللہ، بیت العتیق، بیت المعمور اور کعبہ ہے۔ تمام دُنیا کے مسلمان اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ غرض یہ گھر یہ شہر اور اس کے گرد کے مقامات ایسی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔ جہاں کا چپہ چپہ یہ گواہی دے رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ان شعائر اللہ کی یاد تازہ کرنے اور یہ یقین حاصل کرنے کیلئے کہ وہ سچے وعدوں والا ہے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ کعبہ اور دوسرے شعائر اللہ کی زیارت کریں اور دیکھیں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ کیسے اور کتنے شاندار انداز میں پورا ہوا۔

حج روحانی تزکیہ اور تطہیر کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جب حاجی اس سرزمین کی آغوش میں ہوتا ہے تو اُس پر جذب وجنون کی ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوکر خالقِ حقیقی سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے یہ نظارے گھوم جاتے ہیں کہ یہی وہ دیارِ حبیب ہے جہاں فخر کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو دور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی۔ اُس کے سامنے وہ تمام منظر آتے ہیں کہ یہی وہ سرزمین ہے جہاں لا اِلٰہَ الا اللہ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اس مکہ مکرمہ میں ہر طرف اللہ اکبر اللہ اکبر لا اِلٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کے ترانے جاری ہیں۔ ہر شخص ایک ہی جذبہ ایک ہی نعرہ اور ایک ہی لباس میں لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے ایک ہی منزل کی طرف رواں دواں نظر آتا ہے۔ یہ تمام منظر و کیفیات ہر حاجی کو جذب و جنون کی ایک نئی دنیا میں پہنچا دیتے ہیں اور اُس کا دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانے کیلئے خود بخود آستانہ الوہیت پر جھک جاتا ہے۔

حج کے جملہ ارکان عالمی وحدت واتحاد کے آئینہ دار ہیں۔ حج کے موقع پر تمام عالم کے مسلمانوں کا ایک مرکز پر اتحاد ہوتا ہے جہاں تمام ملت کے افراد جمع ہوکر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے تمدن اور اپنی ثقافت کے اجتماعی آثار دیکھتے ہیں۔ افراد ملت باہمی تعارف حاصل کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھتے اور انہیں دُور کرنے اور مقاصد کے حصول کیلئے متحدہ کوشش کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ اسی کی طرح اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ۔

ہر قوم کیلئے ہم نے ایک مرکز بنایا ہے جہاں عقیدت کے جذبات کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کرنے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں۔

اسی تصور کے لئے حج کی عبادت کو نمونہ کا رنگ دیا گیا ہے تاکہ حج کے لئے جمع ہونے والے مسلمان اکٹھے مل کر اپنے مالک وخالق کے حسن کے گیت گائیں۔ اُس کے فضلوں کا شکریہ ادا کریں، مشکلات دُور کرنے کیلئے اس کے حضور عاجزانہ دعائیں مانگیں۔ دُنیا کے کونے کونے میں بسنے والے مسلمان ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں۔ اجتماعی ثقافت کی بنیادیں استوار کریں۔ باہمی مشورہ اور اجتماعی جدوجہد کے مواقع پیدا کریں۔ یہ سب اور کئی اور فوائد حج کی حکمت کا حصہ ہیں۔ حج اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام احترام آدمیت اور شرف انسانیت کا مذہب ہے۔ اور امن اس کا بنیادی منشور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرزمین مکہ کو بلد امین بھی کہا جاتا ہے یعنی امن کا شہر، جہاں نہ قتل وقتال جائز ہے نا جنگ وجدال۔ حج پوری دنیا کو امن کا پیغام دیتا ہے۔ اور یہی حج کا بنیادی مقصد ہے۔ مسلمان اس بنیادی پیغام کو سارا سال اپنی زندگیوں میں لاگو کریں۔ دُعا ہے کہ ہم سبھی حقیقی حج کے پیغام کو پہنچانے والے ہوں۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

منظوم کلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ

دوڑے جاتے ہیں بأمید تمنا سوئے باب
شاید آجائے نظر رُوئے دِل آرا بے نِقاب

غافِلو کیوں ہو رہے ہو عاشق چنگ ورُباب
آسماں پر کھل رہے ہیں آج سب عرفان کے باب

مست ہو کیوں اس قدر اغیار کے اقوال پر
اُس شہِ خُوباں کی تم کیوں چھوڑ بیٹھے ہو کتاب

کیا ہوا کیوں عقل پر ان سب کے پتھر پڑ گئے
چھوڑ کر دیں، عاشقِ دُنیا ہوئے ہیں شیخ وشاب

اپنے پیچھے چھوڑے جاتے ہیں یہ اِک حسنِ حسیں
بھاگے جاتے ہیں یہ احمق کیوں بھلا سوئے حباب

امر بالمعروف کا بیڑا اُٹھاتے ہیں جو لوگ
اُن کو دینا چاہتے ہیں ہر طرح کا یہ عذاب

پر جو مولیٰ کی رضا کے واسطے کرتے ہیں کام
اور ہی ہوتی ہے اُن کی عزوشان وآب وتاب

وہ شجر ہیں سنگباروں کو بھی جو دیتے ہیں پھل
ساری دُنیا سے نرالا اُن کا ہوتا ہے جواب

لوگ انکے لاکھ دُشمن ہوں وہ سب کے دوست ہیں
خاک کے بدلے میں ہیں وہ پھینکتے مشک وگلاب

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اُس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری اُم الکتاب

ابن ابراھیم آئے تھے جہاں باتشنہ لب
کردیا خشکی کو تو نے اُن کی خاطر آب آب

میرے والد کو بھی ابراھیمؑ ہے تو نے کہا
جس کو جو چاہے بنائے تیری ہے عالی جناب

ابنِ ابراہیم بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں
اس لئے جاتا ہوں میں مکہ کو بأمیدِ آب

اِک رُخِ روشن سدا رہتا ہے آنکھوں کے تلے
ہیں نظر آتے مجھے تاریک ماہ و آفتاب

اس قدر بھی بے رُخی اچھی نہیں عشاق سے
ہاں کبھی تو اپنا چہرہ کیجئے گا بے نقاب

چشمۂ انوار میرے دِل میں جاری کیجئے
پھر دِکھا دیجے مُجھے عُنوانِ رُوئے آفتاب

قارئین ہفت روزہ بدر کی خدمت میں
عیدالاضحیٰ کی مبارک صد مبارک (ادارہ)

خطبہ جمعہ

احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین کی پاک روحانی تبدیلیوں کے روح پرور واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور اس میں سب سے اہم اور بڑی چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مسلمانوں کو جمع کرنے اور ایک کرنے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کو ایسے نظارے دکھاتا ہے جن سے مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بیشمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2/ستمبر 2011ء بمطابق 2/تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سلسلہ بیعت میں آنے والوں کو جو نصائح فرمائیں ان میں بنیادی اور اہم نصیحت یہی ہے کہ بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ اپنے خدا سے تعلق جوڑو، اپنے اخلاق کے معیار اعلیٰ کرنے کی کوشش کرو۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ جو اس سلسلے میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناگفتنی اور ناکردنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 220 مطبوعہ ربوہ)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے زمانہ کے امام کو مانا ہے یا مان رہے ہیں وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ یہ پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں اور قائم رہیں۔ ایک انقلاب ہے جو اُن لوگوں میں پیدا ہوا ہے اور ہو رہا ہے جنہوں نے بیعت کی حقیقت کو سمجھا۔ مَیں اس وقت اُن لوگوں کے چند واقعات پیش کروں گا جو اپنے اندر بیعت کے بعد ایک انقلاب پیدا کرنے والے بنے ہیں۔ دنیا کی مختلف قوموں، مختلف نسلوں کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے میں ترقی کی ہے۔ نیکیوں کے بجا لانے اور اعلیٰ اخلاق میں ترقی کی ہے۔ اپنے نفس کی خواہشات کو مارنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند رہنے میں ترقی کی ہے۔ اپنی روحانیت کے بڑھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کا خوف اور محبت دنیا کے خوفوں اور محبتوں پر حاوی ہے۔ یہ واقعات مَیں نے جلسہ کے دوسرے دن کی (جو رپورٹ پیش کی جاتی ہے اُس) رپورٹ میں سے لئے ہیں۔ یہ واقعات ہیں جو وقت کی کمی کی وجہ سے اُس وقت بیان نہیں ہوئے تھے اور عنوان بھی بیان نہیں ہوا تھا۔ عنوان یہ ہے کہ ’’احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی‘‘ تو جیسا کہ مَیں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ بعد میں بیان کروں گا تو آج مَیں یہ بیان کروں گا۔ یہ بڑا اہم عنوان ہے جو پرانے احمدیوں کو بھی ایمان میں بڑھانے اور اصلاح کا باعث بن جاتا ہے اور نئے بھی جب یہ سنتے ہیں تو مزید ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی لکھتے ہیں کہ جو لوگ احمدی ہو رہے ہیں اُن میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

’’عثمان صاحب جو جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے موقع پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے، بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے سے پہلے مَیں کبھی کبھار نماز پڑھتا تھا لیکن بیعت کے دن سے ہی نہ صرف پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں بلکہ اکثر تہجد ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے‘‘۔

خدا کرے کہ ان نومبائعین جن کے اکثر یہ واقعات ہیں اور لکھتے بھی رہتے ہیں ان کا بھی یہ سلسلہ مستقل مزاجی سے چلتا رہے اور جو پرانے احمدی ہیں ہم میں سے جو بعض دفعہ نمازوں میں سستیاں دکھا جاتے ہیں، اُن کو بھی احساس پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو بہت اہم ذمہ واریاں ہیں جس کے بغیر ہمارا بیعت کرنا صرف نام کا بیعت کرنا ہے اور سب سے بڑی اور اہم چیز جو ہے وہ نمازوں کی ادائیگی ہے، اس کی طرف توجہ ہے اور اس کے بعد پھر نوافل کی ادائیگی ہے۔ پس ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ نئے آنے والے کس طرح اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر ہمارے ایک مبلغ ہیں طارق محمود صاحب اپر ایسٹ ریجن گھانا کے، وہ لکھتے ہیں کہ:

گزشتہ دنوں گمباگا کے مقام پر نو احمدیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر ایک نو احمدی امام نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم لوگ مسلمان تھے۔ (یہ گھانا کا نارتھ کا علاقہ ہے، اکثریت اُن میں مسلمانوں کی ہے اور وہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہو رہی ہیں۔ پھر اُس زمانے میں جب احمدیت گھانا میں پھیلی ہے تو سمندر کے ساتھ ساتھ کے علاقے میں پھیلی، ساؤتھ کے علاقے میں پھیلی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ عیسائیت سے احمدیت میں شامل ہوئے اور بڑی تیزی سے جماعت نے اُس علاقے میں ترقی کی۔ اور جو مسلمانوں کا علاقہ تھا وہاں مخالفت بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی سوائے چند ایک کے یا ایک جماعت قائم ہوئی جو وا (wa) کی جماعت تھی جہاں آج سے پچاس ساٹھ ستر سال پہلے، بلکہ شروع میں ہی کہنا چاہئے جب احمدیت وہاں گئی ہے تو احمدیت کا پودا لگا اور پھر جماعت بڑھتی گئی لیکن باقی علاقہ میں نارتھ میں مسلمان ہونے کی وجہ سے شدید مخالفت رہی ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند سالوں سے نارتھ میں بھی بڑی تیزی سے احمدیت کا نفوذ ہو رہا ہے)۔ تو لکھتے ہیں کہ ہمارے جو نو احمدی امام تھے (جو اُن کے ماننے والے ہیں وہ بھی اللہ کے فضل سے اُن کے سمیت جماعت میں شامل ہو رہے ہیں) کہ ہم لوگ مسلمان تھے مگر اسلام کی حقیقی تعلیم سے بے خبر تھے۔ احمدیت نے ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کروایا۔ وہ امام صاحب کہتے ہیں کہ مَیں پہلے لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیا کرتا تھا مگر احمدیت کی برکت سے یہ کام چھوڑ دیا ہے اور اب اسے غیر اسلامی سمجھتا ہوں۔ یہ جو تعویذ گنڈے کا کاروبار ہے یہ مسلمانوں میں عام رواج ہے۔ یہ دنیا میں ہر جگہ ہے۔ صرف ہندوستان پاکستان میں ہی نہیں ہے بلکہ عربوں میں بھی ہے اور دوسرے لوگوں میں بھی ہے۔ یہ بدعات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر دور فرمایا اور فرمایا کہ جو اصل اور حقیقی اسلامی تعلیم ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو، براہِ راست تعلق پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرو۔ اس پر تمہیں عمل کرنا چاہئے۔

پھر لوکو سا ریجن کے ایک گاؤں کے صدر جماعت سوسوگاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ پہلے مجھے بہت جلد غصہ آ جاتا تھا اور اس حالت میں بیوی اور بچوں کو مارنا شروع کر دیتا تھا اور گالی گلوچ میرا معمول تھا۔ جب سے میں نے بیعت کی ہے نمازوں کی طرف توجہ ہوگئی ہے اور مَیں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ میں صبر اور برداشت پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

تو یہ افریقہ کے دور دراز علاقے کے نئے احمدی ہونے والے کی پاک تبدیلی ہے جو اُس میں پیدا ہوئی اور اُس کی وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا، نمازوں کی طرف توجہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجا

لانے اور اُس پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جرمنی کے دورے میں جو میرا گزشتہ دورہ ہوا ہے، اُس میں ایک جرمن نوجوان احمدی ہوئے، اُس نے مجھے یہی بات کہی (مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں) کہ مَیں سخت قسم کا غصیلہ انسان تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر مجھے غصہ آ جاتا تھا لیکن احمدی ہونے کے بعد ایک ایسی تبدیلی پیدا ہوئی ہے مجھے لگتا ہے کہ احمدیت نے مجھے صبر اور تحمل اور برداشت سکھائی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہوا اور جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا تو اپنی طبیعت پر کنٹرول بھی پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوئی۔

پھر ایک اور نو مبائع دوست نے کہا کہ ہم شراب پیتے تھے، سگریٹ نوشی کرتے تھے، احمدیت قبول کرنے سے ہم نے یہ دونوں چیزیں چھوڑ دی ہیں، بلکہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں، (وہ خود وہ لکھتے ہیں کہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں) تو ان فضول چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔

تو یہ تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں نے قائم کیا کہ نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھا اور ان سب فضولیات سے، لغویات سے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے بنے۔ پس حقیقی نمازیں ہیں جو ان برائیوں سے چھڑانے والی ہو جاتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بیشمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔

قرآنِ کریم کا جو یہ اعلان ہے، یہ دعویٰ ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے، آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے اور اپنی سچائی کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ اعلان کہ جو لوگ خالص ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں، یہ نمازیں یقیناً اُن کو برائیوں سے اور فحشاء سے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہیں۔ بلکہ قرآنِ کریم کا ہر دعویٰ ہر پیشگوئی جس طرح اس زمانے میں صحیح ثابت ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے لوگ ہیں اُن کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہیں وہ غیروں کو چاہے وہ مسلمان ہوں نظر نہیں آ سکتیں۔

پھر ایک نو مبائع کے تبلیغ کے شوق کے بارہ میں امیر صاحب غانا تحریر کرتے ہیں کہ جب ہم تبلیغ کے لئے اَپر ایسٹ گئے تو بمباگو (Bimbaago) نامی جگہ پر ایک ٹیچر نے احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ اس کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ کچھ عرصے کے بعد بولگا (Bolga) (وہاں پر ایک شہر کا نام ہے، نارتھ میں بڑا شہر ہے)، بولگا میں خدام کا نیشنل اجتماع ہوا، (وہ جو ٹیچر تھا جس نے بیعت کی) اپنے ساتھ بیس اساتذہ کو لے کر اس اجتماع میں شامل ہوا اور سب لوگ پہلے ہی اُس کی تبلیغ سے احمدی ہو چکے تھے۔ تو دیکھیں کہ نہ صرف یہ کہ بیعت کی اور اپنی اصلاح کی بلکہ اُن لوگوں میں تبلیغ کا بھی ایک شوق ہے، ایک لگن ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑھ رہی ہیں۔

پھر برکینا فاسو کے ریجن کوپیلا میں سانہ سلیمان ایک احمدی خادم اور اُن کے تین بھائی احمدیت کی آغوش میں ہیں، اِن کے والد جماعت کے شدید مخالف ہیں اور اکثر جماعت کی مخالفت میں اندھے ہو جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو گالیاں دیتے ہیں اور گھر سے نکال دیتے ہیں۔ وہاں برکینا فاسو میں ہماری جماعت کے کئی ریڈیو سٹیشن بھی چل رہے ہیں اور جو دوسرے ریڈیو سٹیشن ہیں اُن میں بھی جماعتی پروگرام کچھ گھنٹوں کے لئے نشر ہوتے ہیں۔ تو ایک روز ان کے (ان تین بچوں کے والد نے) ریڈیو لگایا تو اسلام کی تعلیم پر ایک خوبصورت درس جاری تھا۔ اس درس کو سننے کے بعد ان بچوں کے والد اتنے متأثر ہوئے کہ سب بچوں کو بلایا اور کہا کہ دیکھو تم جو کافروں کے ساتھ ملے ہوئے ہو، (یعنی احمدیوں کو کافر کہا) کہ باز آ جاؤ اور اس پروگرام کو سنو جو ریڈیو پر آ رہا ہے۔ کتنا خوبصورت پروگرام ہے، یہ ہیں اصل اللہ والوں کے الفاظ۔ والد صاحب کہنے لگے کہ یہ اصل اللہ والوں کے الفاظ ہیں جو دل میں گھر کر جاتے ہیں، دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہ پیغام سنو، یہ اللہ والوں کا پیغام ہے تم کیوں احمدیوں کی طرف جھکے ہوئے ہو اور اُن کی باتیں سنتے ہو اور اُن سے متاثر ہو کر اُن میں شامل ہو گئے ہو۔ پھر اِن کے والد صاحب کہتے ہیں سنو یہ ہے اسلام۔ تو یہ والد صاحب اس بات کو بالکل نہیں جانتے تھے کہ یہ وقت جماعتی ریڈیو پر جماعتی پروگرام کا ہے۔ پروگرام گورنمنٹ کے ریڈیو پر آ رہا تھا۔ لیکن جب پروگرام کے آخر پر تعارفی نظم احمدیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد گونجی تو یہ سننا تھا کہ فوراً موصوف نے ریڈیو بند کر دیا۔ اس پر بچوں نے اُن کو کہا کہ ابا جان! واقعی آپ صحیح کہتے تھے یہی اصل اللہ والے لوگ ہیں جن کے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں اس لئے ہم آج پہلے سے بھی زیادہ احمدیت کے ساتھ مضبوط رشتے میں جڑ گئے ہیں۔ پس ان لوگوں کے لئے کوئی راستہ ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیروں اور تعلیم کے مطابق اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور وہ تفسیریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنِ کریم کی بیان کی ہیں، اُن کو سنیں۔ کیونکہ آج دنیا میں اس سے بہتر کوئی اور علم دے ہی نہیں سکتا۔

پھر ہمارے ایک مبلغ ہیں ارشد محمود صاحب قرغزستان سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت قرغزستان کے نیشنل صدر سلامت صاحب کے ذریعہ Jildiz Abdullaeva صاحبہ (جو بھی نام ہے اِن کا) نام کی ایک لڑکی نے بیعت کی۔ وہ لڑکی قرغزستان میں موجود امریکن بیس میں کام کرتی ہے۔ وہاں اُس کے ساتھ کام کرنے والے ایک امریکن عیسائی نوجوان نے لڑکی کے نیک چال چلن اور باحیاء ہونے کی وجہ سے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ لڑکی نے کہا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں اور اپنی جماعت سے پوچھ کر آپ کو کوئی جواب دوں گی۔ چنانچہ وہ مشن ہاؤس آئی اُسے بتایا گیا کہ ایک مسلمان لڑکی غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتی۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ اس غیرت منداور نیک فطرت نو مبائع بچی نے غیر مسلم امریکن کی شادی سے انکار کر دیا۔ اُس کی پیشکش ٹھکرا دی۔ اس عیسائی نوجوان نے جو اُس کا بڑا گرویدہ ہوا ہوا تھا، کہا کہ اگر مَیں اسلام قبول کر لوں تو کیا پھر ہم شادی کر سکتے ہیں؟ تو لڑکی نے جواب میں کہا کہ اگر اسلام قبول کرنا ہے تو سچا دین سمجھ کر قبول کرو۔ شادی کی خاطر قبول کرنا جو ہے یہ مجھے منظور نہیں ہے، یعنی اگر تم اس لئے قبول کر رہے ہو تو تب مَیں شادی نہیں کروں گی۔ ایک غریب ملک ہونے کی وجہ سے کرغزستان کی لڑکیاں غیر ملکیوں سے شادی کو ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن اس بچی نے احمدی ہونے کی وجہ سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس کیتھولک عیسائی نوجوان نے مسلسل چھ ماہ تک تحقیقات کرنے اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد یکم جولائی 2011ء کو اسلام قبول کر کے، بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ اس تحقیق کے سفر کے دوران (جب تحقیق کر رہا تھا یہ نوجوان) اس نوجوان نے احمدیت مخالف ویب سائٹس کو بھی دیکھا، وہاں جا کر بھی مطالعہ کیا۔ اور آخرکار احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر ہی اس کا دل مطمئن ہوا اور اُس کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ پس یہ پاک تبدیلی ہے اور یہی استقامت ہے جس کے لئے دعا کی جاتی ہے، دعا کی جانی چاہئے۔ یہ لڑکی جو ہے نئی احمدی ہوئی، غربت بھی تھی، اچھا رشتہ مل رہا تھا اُس کے لحاظ سے، دنیاداری کے لحاظ سے، لیکن اُس نے دین کی خاطر ٹھکرا دیا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ جب بعض بچیاں جو ایسے غیروں میں شادی کو پسند کرتی ہیں جو صرف شادی کی خاطر بیعت کر کے سلسلے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ جب تک بیعت میں ایک سال نہ گزر جائے اور لڑکے کا اخلاص نہ دیکھ لیا جائے ہماری لڑکیوں کو عموماً نئے نو مبائعین سے شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ کہیں شادی کی خاطر تو بیعت نہیں کی؟

بعض کمزور ایمان والوں کو، کم علم کو (پہلے بھی جس کا مَیں گزشتہ دنوں میں دو دفعہ ذکر کر چکا ہوں)۔ بعض ویب سائٹس نے وسوسوں میں ڈالا ہوا ہے۔ گو متأثر ہونے والے ایسے چند ایک لوگ ہیں لیکن لوگوں کے دلوں میں بہرحال وسوسے پیدا ہوتے ہیں، بے چینی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ امریکن نوجوان جو عیسائی تھا اس نے مخالف ویب سائٹس بھی دیکھیں پھر جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور موازنہ کیا، پھر دعا کی اور اس کے بعد اُس کے حقیقت سامنے آئی اور اُس نے احمدیت کے ذریعے سے اسلام قبول کر لیا۔ تو ہمارے نوجوانوں کو، بچوں کو خاص طور پر جو نئے ابھی ٹین ایج (Teenage) میں ہوتے ہیں بعض دفعہ لوگ انہیں بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو دوستیوں کی وجہ سے اُن کو بھڑکایا جاتا ہے، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے اور پھر دنیاوی لحاظ سے بھی کسی کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعلیم دلائل سے بھری ہوئی ہے کیونکہ یہ حقیقی اسلام کی تعلیم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بھی اپنے دعوے کی سچائی کو ثابت کیا ہے کسی بھی پہلو سے ثابت کیا ہے وہاں دلیل سے ثابت کیا ہے، اس لئے کوئی کمپلیکس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے تو ہمیں دینی علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح انصر عباس بھٹی صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ آلاڈا (Alada) ریجن کے گاؤں لوکولی (Lokoli) میں جلسہ نو مبائعین رکھا اور اس میں دورانِ تقریر لوگوں کو ایک مسلمان کی ذمہ داریاں بتانی شروع کیں۔ جلسے کی اختتامی تقریب کے بعد ایک غیر احمدی مولوی وہاں آیا اور لوگوں کو بہکانے اور پھسلانے کی کوشش کی کہ اگر تم نے ان لوگوں کو مان لیا ہے، یہ جو لوگ احمدی ہیں تم سب نے آگ میں چلے جانا ہے۔ یہ سب لوگ جہنمی ہو جائیں گے۔ فوراً توبہ کا اعلان کرو اُس نے کہا کہ تمام ائمہ مسلمہ ان کو جہنمی قرار دیتے ہیں (مسلمان علماء جو ہیں، پڑھے لکھے لوگ جو ہیں، امام جو ہیں، اور مسلمانوں کے جو لیڈر ہیں، وہ احمدیوں کو جہنمی قرار دیتے ہیں) تو تم کس جہنم میں گرنے لگے ہو؟ یا گر گئے ہو۔ تم لوگ سب ان لوگوں کے ساتھ جہنمی ہو جاؤ گے۔ پھر کہنے لگا کہ پاکستان کے مسلمان ان کو پسند نہیں کرتے، وہاں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس پر ہمارے معلم صاحب نے سارے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولوی صاحب ہمارے مہمان ہیں۔ ہم ان کی عزت کرتے ہوئے ان سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں کیا خدا کے پاک کلام قرآن کریم سے یہ ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا قرآنِ کریم اس کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کو بنیاد بنا کر ہم بات کرتے ہیں۔ اگر قرآن ان کا ساتھ دیتا ہے تو ہم سب

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ان کی بات مان لیں گے۔ ہاں اگر قرآن ہمارے ساتھ رہتا ہے تو پھر ہم قرآن کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ مولوی صاحب جھٹ بولے، کہنے لگے کہ قرآن کو کیوں لیں۔ بینن کے تمام ائمہ آپ کو غلط کہتے ہیں تو ہمیں قرآن کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ غلط ہیں بس کافی ہیں غلط ہیں کوئی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ لوگ جہنمی ہیں (دیکھیں خود ہی فیصلہ کر دیا۔ گویا خدا بن بیٹھے ہیں)۔ اس کو دیکھ کر ہمارے نومبائعین جو تھے وہ جوش میں آ گئے۔ وہاں اکثریت نومبائعین کی تھی کہ اگر تمہیں قرآن کی ضرورت نہیں ہے تو ہمیں تمہاری بھی ضرورت نہیں ہے اور یہاں سے نکل جاؤ اور اُسے مسجد سے نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔ ہمارے معلم صاحب نے بڑا اُن کو سمجھایا کہ یہ ہماری جگہ پر آئے ہیں ذرا تحمل سے، ذرا برداشت سے کام لو، اخلاق سے کام لو، یہ طریق اچھا نہیں ہے لیکن لوگوں میں اس بات کو سُن کر اتنا جوش پیدا ہوا کہ اُنہوں نے اُس مولوی کو مسجد سے نکال دیا۔

تو یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہی ملاؤں اور نام نہاد علماء کا طریق چلا آ رہا ہے۔ پرانے واقعات بھی کئی ایسے ملتے ہیں کہ جب احمدی قرآن کے ذریعہ سے کوئی دلیل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آیات کے ذریعہ سے، تو ہمیشہ یہ لوگ حدیث اور دوسری باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ حدیثیں جن کی اپنی مرضی سے interpretation کرتے ہیں یا دوسرے علماء کی باتیں۔ ایک صحابی کا پرانا واقعہ بھی اس طرح ہی ملتا ہے کہ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو ایک بڑے عالم کو انہوں نے کہا کہ مَیں نے احمدی مولوی صاحب کو اس بات پر منا لیا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے وفاتِ مسیح ثابت کر دیں۔ وہ عالم صاحب کہنے لگے کہ میں ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر قرآن سے باہر لا رہا ہوں، دوسری طرف لے کر جا رہا ہوں، تم اُنہیں پھر اُسی طرف لے آئے ہو، قرآنِ کریم سے تو ہم حیاتِ مسیح ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ تو یہ تو ان کے پرانے طریقے کار ہیں۔ (ماخوذ از تذکرۃ المہدی مولفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ 155 تا 158 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 1915)

انصر عباس صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ آجاجی ذنبوے (Ndjadji Zimbomy) میں 12/جولائی 2011ء نمازِ مغرب کے بعد تبلیغی پروگرام شروع ہوا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپ کے ذریعے سے اسلام کی ترقی بتائی گئی تو گاؤں والوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں، وہیں جانا چاہتے ہیں جہاں اسلام کی ترقی ہو رہی ہے۔ جن کے ذریعہ سے اسلام کی ترقی ہو رہی ہے، چنانچہ اُس مجلس میں 167 افراد نے بیعت کی توفیق پائی۔ تو واپس جانے سے قبل ہمارے مربی صاحب نے، معلم نے کہا کہ ہم پرسوں آئیں گے کیونکہ پرسوں جمعہ کا دن ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھیں گے۔ یہ لوگ جنہوں نے بیعت کی یہ لوگ پہلے مسلمان تھے اور ان کی حالت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا لیں کہ جب ہم نے کہا کہ پرسوں آئیں گے اور جمعہ پڑھیں گے، تو اس بات پر گاؤں والوں نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ جمعہ کیا ہوتا ہے؟ ہم نے تو کبھی جمعہ نہیں دیکھا، نہ کبھی پڑھا ہے، پندرہ سال سے ہم مسلمان ہیں، آج تک کسی مولوی نے ہمارے کسی بڑے مذہبی لیڈر نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ جمعہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ والے دن وہاں جا کر جمعہ پڑھایا گیا۔ پھر ان لوگوں کا ریفریشر کورس بھی کیا۔ اُنہیں سمجھایا گیا کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے، جمعہ کیا ہے؟ نماز کیا ہے؟ عیدین کیا ہیں؟ باقی کیا عبادتیں ہیں، قرآنِ کریم کی کیا تعلیم ہے؟ بلکہ یہ لکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ والے گاؤں میں بھی لوگ احمدی ہوئے تھے، اُنہیں بھی یہاں جمعہ پڑھنے کا کہا گیا کہ اگلی دفعہ یہاں جمعہ آ کر پڑھیں تو یہ جواب ملا کہ ہمارے سالہا سال سے ان گاؤں والوں سے اختلافات چل رہے ہیں۔ (پہلے گاؤں میں جہاں 167 آدمی بیعت کر کے شامل ہوئے، اُن سے ہمارے اختلافات چل رہے ہیں) نہ ہم کبھی وہاں گئے ہیں اور نہ ہی یہاں اُن کا آنا ہم پسند کرتے ہیں۔ دونوں گاؤں کے بڑے پرانے اختلافات تھے۔ پھر دونوں گاؤں والوں کو جو احمدی ہوئے تھے الگ الگ کر کر سمجھایا گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں، احمدی ہونے سے ہمارے اختلافات ختم ہو گئے ہیں، آج ہم دوبارہ ایک ہو گئے ہیں اور ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک کو جمع کرنے آئے ہیں، اکٹھا کرنے آئے ہیں، ایک بنانے کے لئے آئے تھے تا کہ ہم مسلمان ایک ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے آگے بڑھیں اور اس لئے بہر حال ہمیں اکٹھا ہونا چاہئے اور مل کے جمعہ پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ دونوں پہ اس کا اثر ہوا اور جو مدتوں کے بچھڑے ہوئے تھے آپس میں لڑائیاں تھیں ہو سکتا ہے قبائلی لڑائیاں ہوں جمعہ کے ذریعہ پھر مل گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جماعت کے ذریعہ سے یوم الجمعہ کا مضمون بھی ایک نئے طریقے سے پورا ہوا۔ پندرہ سال کے بعد ان لوگوں نے جمعہ پڑھا اور پھر اس جمعہ کی برکت سے دونوں گاؤں کے آپس کی رنجشیں بھی ختم ہو گئیں۔

بس جب یہ باتیں ہوتی ہیں تو پھر صرف رنجشیں ختم نہیں ہوتیں، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا ایک مضمون شروع ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر رحم کے جذبات اُبھرتے ہیں، قربانی کے جذبات اُبھرتے ہیں اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور یہی وہ پاک تبدیلیاں ہیں جن کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔

پھر امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی تحریر کرتے ہیں کہ محمد مرسلین صاحب 2008ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کے تین دن بعد خواب میں دیکھا کہ آپ کسی پروگرام میں گئے ہیں اور وہاں ایک پرانی سی عمارت کے ایک کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ اس کمرے میں دو لوگ اور بھی تھے جو اندھیرا ہونے کی وجہ سے پہچانے نہ جا سکے۔ یہ لکھتے ہیں امیر صاحب، کہ مرسلین صاحب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے ہیں اور جب یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ اور بھی ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو چھو کر دیکھتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی چھت کی طرف اُٹھائی اور یوں لگا کہ پورا آسمان پھٹتا چلا گیا۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مجھے بہت خوبصورت اور دلکش نظارہ جس میں پھولوں کے باغات وغیرہ تھے نظر آنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انگلی گھمائی اور یہ نظارہ بند ہو گیا۔ آپ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں ممبئی جا رہا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ پنجاب کیوں نہیں جاتے؟ اس کے بعد کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ واقعہ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو جو اُن کے واقف تھے سنایا، اُنہوں نے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اس لئے ہم قادیان چلتے ہیں۔ تو قائد صاحب کے ساتھ یہ پہلی دفعہ قادیان گئے۔ وہاں دارالمسیح کی زیارت کی، لکھتے ہیں کہ جب مَیں بیت الریاضت میں کیا گیا تو مَیں نے اُس کمرے کو ویسا ہی پایا جیسا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس سے میرے ایمان کو بہت تقویت ملی اور دل کو بہت سکون ملا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت میں بھی شامل ہوئے اور ایمان میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔

ان نئے شامل ہونے والوں کو ایمان میں ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ اس کے چند واقعے پیش کرتا ہوں جو ان دور دراز رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ازدیادِ ایمان کا باعث بنے ہیں اور ہمارے لئے بھی یقیناً بنیں گے۔

امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ سیے تینگا (Seytenga) کے رہائشی اور ڈوری ریجن کے ریجنل زعیم انصار اللہ الحاج بُنتی (Bunty) چند ماہ قبل شدید بیمار ہو گئے اور جب اُنہیں ہسپتال لایا گیا تو مقامی ڈاکٹر نے ان کے گھر والوں کو بلا لیا اور کہا کہ اس مریض کا علاج بے سود ہے، یہ اب چند لمحوں کا مہمان ہے، اس لئے اُسے گھر لے جاؤ۔ اس پر ان کو واگا ڈوگو (شہر کا نام ہے) جو وہاں کا کیپیٹل (Capital) ہے وہاں لایا گیا۔ یہاں کے سرکاری ہسپتال میں بھیجا گیا تو وہاں بھی ڈاکٹر نے علاج کرنے سے انکار کر دیا کہ مریض بس چند گھنٹوں کا مہمان ہے جس سے سب گھر والے مایوس ہو گئے۔ اس پر امیر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ ڈاکٹر صرف ظاہری کیفیت پر نظر رکھتے ہیں۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ بھی خلیفۂ وقت کو خط لکھیں اور اسی روز انہوں نے خط لکھا اور مجھے بھی یہاں بھجوایا۔ اور پھر خود بھی سارے ان دعاؤں میں لگ گئے۔ تو کہتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کے بعد اور دعاؤں میں شدت پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ صحت واپس آنا شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے الحاج بُنتی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو گئے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام کر رہے ہیں۔ سب میٹنگز میں شامل ہوتے ہیں اور انصار اللہ کا کام بڑی مستعدی سے کر رہے ہیں۔

اس کے بالمقابل ایک اور گاؤں چلّے (Challe) کے ایک رہائشی کا نام بھی الحاج پنتی ہی تھا۔ وہ جماعت کا شدید مخالف تھا اور ہر وقت جماعت کے خلاف لوگوں کو اُکساتا رہتا تھا لیکن صحت کے لحاظ سے بہت اچھا تھا اور کوئی بیماری نہ تھی۔ ایک روز گاؤں میں لوگ احمدیہ ریڈیو پر جاری تبلیغ سُن رہے تھے کہ ان صاحب کا وہاں سے گزر ہوا۔ بہت شدید غصے میں آ کر اس نے جماعت کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں ان کی تبلیغ نہ سنو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ان سے راضی نہیں تو نہ سہی مگر گالیاں تو نہ دیں، ان کی ہتک کرنا چھوڑ دیں۔ مگر اس نے کہا کہ وہ ایسا ہی کرتا رہے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ تو اُس رات مکمل صحت کی حالت میں وہ شخص سویا ہے تو اگلے دن اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ رات کو نا معلوم کس وقت اُس کو کسی قسم کی بیماری کا حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو وفات دے دی۔

پورتو نووو (Porto Novo) ریجن بینن کے معلم رائی زکریا صاحب بتاتے ہیں کہ حفیصو صاحب نامی احمدی کا بچہ گم ہو گیا۔ اس پریشانی میں انہوں نے سارے علاقہ کی خاک چھان ماری۔ ریڈیو پر کئی دفعہ اعلانات بھی کرواتے رہے مگر بچہ نہ ملا۔ پریشانی اور بے بسی کی حالت میں اُن کا فون آیا کہ میرا نہیں خیال کہ بچہ ملے۔ معلم زکریا صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُنہیں کہا کہ مایوسی گناہ ہے۔ ہم تو ایسے امام کو ماننے والے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس نسخے کو آزما کر دیکھو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ تم بھی دعا کرو مَیں بھی دعا کرتا ہوں، ہم سب مل کے دعا کرتے ہیں تو بچے کے والد حفیصو صاحب کہتے ہیں کہ مَیں سجدے میں پڑ گیا، معلم صاحب کی یہ بات سننے کے بعد اور واسطے دینے لگ گیا کہ اے اللہ! اس علاقہ میں باقی تو کسی نے تیرے امام کو قبول نہیں کیا صرف میں ہی ہوں اکیلا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ہے اور تیرا امام ضرور

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سچا ہے۔مَیں تجھے اس کی سچائی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے میرا بچہ دے دے۔ کہتے ہیں کہ مَیں کافی دیر دعا میں روتا رہا اور اپنے ربّ سے بچے کی واپسی کی دعا کرتا رہا۔ دعا ختم کرنے کے بعد مَیں اُس راستے سے گھر لوٹ رہا تھا کہ جہاں سے بچہ گم ہوا تھا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اچانک جنگل سے میرا بیٹا مجھے نظر آ گیا۔تو کہتے ہیں کہ میرے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا زندہ معجزہ تھا جو خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا۔

پھر امیر صاحب نائیجر بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک دوست محمد ثالث بینک میں ملازم ہیں۔ احمدیہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آتے تھے۔(مسلمان تھے، نماز پڑھنے آتے تھے،، ابھی تک بیعت نہیں کی تھی)۔ایک روز انہوں نے بیعت کر لی۔ اُن کے بینک کے افسران اور ساتھی اُنہیں تنگ کرنے لگ گئے کہ جماعت نے اُنہیں کوئی پیسے دیئے ہیں جس کی وجہ سے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہیں اس بات کا بڑا دُکھ ہوا کہ یہ لوگ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں پیسے لے کر احمدی ہوا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس رات مَیں نے جماعت کی سچائی کے حوالے سے بہت دعا کی کہ اے اللہ! تُو خود میری رہنمائی فرما۔ بظاہر تو یہ جماعت اسلام کی خدمت میں سب سے آگے ہے مگر اندر کی بات تو مجھے سمجھا دے۔مَیں تو ظاہری بات کو دیکھ کر بات کر رہا ہوں۔تو وہ کہتے ہیں کہ رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا اجتماع ہے، جہاں تک نظر جاتی ہے لوگ ہی لوگ نظر آ رہے ہیں اور سب سے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سٹیج پر اُنہوں نے مجھے دیکھا (لکھ رہے ہیں، اپنے امیر صاحب کو) خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا، سٹیج پر میں کھڑا ہوں اور کہتے ہیں آپ نے بھی سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں اور اونچی آواز میں آپ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دہرا رہے ہیں اور لوگ بھی آپ کے ساتھ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دہرا رہے ہیں اور ایک عجیب سرور کی سی کیفیت ہے۔ محمد صالح صاحب کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور میری زبان پر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جاری تھا۔اس پر یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑھ گئی کہ اس دور میں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہوئی ہے۔اس خواب کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دلائی کہ میرا جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ درست ہے لہٰذا اب مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں ایمان میں مزید پختہ ہو گیا ہوں۔

تو یہ تھے چند واقعات جو مَیں نے بیان کئے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اُن کو بعض نظارے ایسے دکھاتا ہے جن سے مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا؟ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اُٹھا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جنہیں سچی خوابیں آتی ہیں۔ بعضوں کو الہام ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچے تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور اُن کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخَرِیْنَ مِنْہُمْ (الجمعۃ:4) کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا"۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 306-307)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان و ایقان میں ترقی و مضبوطی پیدا فرمائے۔ ہمارا خالص تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بڑھتا چلا جائے اور کبھی ہمارے ایمان میں لغزش نہ آئے۔

آج جمعہ کے بعد ایک جنازہ حاضر میں پڑھاؤں گا جس کی تدفین آج ہی ہونی تھی اس لئے جمعہ کے بعد پڑھانا ضروری ہے۔ یہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان دین صاحب مرحوم کا جنازہ ہے۔اس کا شاید پہلے اعلان بھی ہو چکا ہے 27؍اگست کی صبح وفات پائی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم بابو قاسم دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھتیجی اور بابو عزیز دین صاحب کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعہ کے بعد ان کا جنازہ ہوگا انشاء اللہ۔

☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری

اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعاؤں اور نفلی روزوں کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7؍اکتوبر 2011ء میں احباب جماعت کو نفلی روزے اور دُعاؤں کی نہایت ہی پُر زور تحریک فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صرف عام دعائیں نہیں کرنی بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ حضور انور نے فرمایا:

"ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے، یہاں تک کہ عرشِ الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں، ہم ان حرکتوں کا بدلہ نہیں لے سکتے جو یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ پس ایک ہی علاج ہے کہ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں۔ اپنے مولیٰ، بے کسوں کے والی اور مظلوموں کے حامی کو پکاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو پکاریں جس نے کمزور اور نہتے مسلمانوں کو محکوم سے حاکم بنا دیا، جس نے دشمن کا ہر مکر اُن پر الٹا دیا۔

پس اے خدا! آج ہم تجھ سے تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے ملکوں میں، اپنے مفادات اور اَناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے، یہ لوگ اسے ہمارے لئے خاردار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی رحمتِ خاص سے اسے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل و گلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ ہمیں اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت کو نام نہاد علماء کے چُنگل سے نکال کر اپنے حبیب کے عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرما تا کہ اُمّتِ مسلمہ خیرِ اُمّت ہونے کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور دنیا کو ظلم سے پاک کرے۔ اے ارحم الراحمین خدا! تُو ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس کی توفیق عطا فرما"۔

14؍اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ہر ہفتے نفلی روزہ رکھنے کے بارہ میں مزید فرمایا کہ مقامی طور پر جماعتیں ایک معین دن (مثلاً سوموار یا جمعرات) مقرر کر کے سب اس دن روزہ رکھیں۔

(ادارہ)

محترم حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ عنہ آف کھارا (متصل قادیان)

خاکسار جامعہ احمدیہ یوکے کا طالب علم ہے اور اس وقت اپنے پڑدادا مرحوم، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مکرم و محترم حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ عنہ آف کھارا (متصل قادیان) کی سیرت اور سوانح پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ خاکسار تمام قارئین کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ اگر کسی دوست کے پاس حضرت ماسٹر صاحبؓ کے متعلق کوئی معلومات ذاتی واقعات یا کوئی تصویر ہو یا کھارا گاؤں کے متعلق کوئی معلومات ہوں یا کھارا گاؤں سے کوئی معلومات حاصل کر سکتے ہوں تو براہ مہربانی خاکسار سے رابطہ کریں۔

(مزمل احمد ڈوگر۔ 57, Greesen Hall Road, London, SW 18 5QH)
Tel: +44(0) 2088708736, +44(0) 2085429850 Fax: +44(0) 2084170348
E-mail: mdogar88@gmail.com

ناظر دعوت الی اللہ بھارت کا کامیاب تبلیغی دورہ

محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الیٰ اللہ قادیان ماہ اکتوبر ۲۰۱۱ء کے اوائل میں تبلیغی پروگرام کے سلسلہ میں لکھنؤ تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق تبلیغی دورہ کا آغاز سرکل سیتاپور سے کیا گیا اس تبلیغی وفد میں محترم ناظر صاحب کے علاوہ مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی انچارج مبلغ اور خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ دعوت الیٰ اللہ بھی تھے۔ اس دورہ میں سیتاپور، لکھیم پور کھیری، بہرائچ شاہجہانپور، بنارس کے علاوہ کئی دیہی جماعتوں کا بھی خصوصی طور پر جائزہ لیا گیا۔ کئی مقامات پر محفل سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔ حضور انور کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں کئی اہم تبلیغی مراکز میں سلسلہ عالیہ کا ضروری لٹریچر رکھا گیا اور تقسیم بھی کیا گیا۔ اس دورہ میں رابطہ بیعت کے نتیجہ میں 65 افراد کو تجدید بیعت کی توفیق بھی ملی۔ اس تجدید بیعت کے موقعہ پر بہت روح پرور نظارہ تھا سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔

(سید قیام الدین برق، مبلغ دعوۃ الی اللہ لکھنؤ)

حج: اہمیت واحکامات

خانہ کعبہ جسے بیت اللہ کہتے ہیں اس کی زیارت کی نیت سے مکہ جانا حج کہلاتا ہے۔

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے جب ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے اور اُس کا عاشق ہے تو وہ اپنے محبوب اور معشوق کو راضی اور خوش کرنے کے لئے مختلف جتن کرتا ہے اپنا حال بے حال کر لیتا ہے۔ دیوانوں کی طرح پھرتا ہے محبوب کے گھر کے ارد گرد چکر لگاتا ہے ۔اُس سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے پیار کرتا ہے، انہیں چومنے لگتا ہے اور یہ سارے والہانہ انداز اس لئے اختیار کرتا ہے تا کہ اُس کا محبوب کسی طرح اُس پر خوش ہوجائے ۔ پیار کی نظر سے اُسے دیکھے ملاپ اوروصال کی کوئی صورت نکل آئے۔ ایک مؤمن کا چونکہ حقیقی محبوب اس کا اللہ ہے اس لئے اس کے جذبہ محبت کی تسکین کے لئے پیار اور اُس کے اظہار کے لئے کچھ نمونے حج کی عبادت میں رکھے گئے ہیں۔ وہ ان سلی چادریں پہنتا ہے ۔سر سے ننگا ہوتا ہے، پاؤں میں چپل ہوتے ہیں۔ بال بکھرے بکھرے سے رہتے ہیں کیونکہ کنگھی کرنے کی اجازت نہیں۔ ’’لبیک لبیک‘‘ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، کہتا ہوا اللہ کے گھر کا رُخ کرتا ہے، حجر اسود کو چومتا ہے۔ بیت اللہ کے ارد گرد گھومتا اور چکر لگاتا ہے ۔ یہ سب کچھ اظہار محبت کے والہانہ انداز ہیں:۔

اوقات حج : حج کیلئے خاص مہینے مقرر ہیں جنہیں ’’اشھر الحج ‘‘یعنی حج کے مہینے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْہُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْہِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ۔ (سورۃ البقرہ:۱۹۸)

حج کے مہینے (سب کے) جانے بوجھے ہوئے ہیں پس جو شخص ان میں حج کا ارادہ پختہ کرلے (اسے یادرہے کہ) حج کے ایاّم میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی کا جھگڑا کرنا جائز ہوگا۔

یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ تین ماہ ہیں ان کو اشھر الحج اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں حج کی تیاری، اخلاق کی درستگی اور حج کے دوسرے احکام مثلاً احرام وغیرہ عملی ارکان کا آغاز ہوتا ہے۔حج کے آخری ارکان ذوالحجہ کی ۱۳ تاریخ تک ادا کرنے ہوتے ہیں۔ البتہ طواف افاضہ جسے طواف زیارۃ بھی کہتے ہیں ۔ ماہ ذوالحجہ کی دس تاریخ سے لیکر آخر ماہ تک ادا کیا جاسکتا ہے۔

حج فرض ہونے کی شرائط :مسلمان ہو عاقل بالغ ہو۔اتنا مالدار ہو کہ گھر کے خرچ اخراجات کے علاوہ مناسب زادراہ پاس ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (سورۃ البقرۃ:۱۹۸)

یعنی سفر کے مصارف کیلئے وافر رقم موجود ہو اور تندرست اور سفر کے قابل ہو۔ راستہ پرامن ہو۔ مکہ جانے میں کوئی روک نہ ہو۔

ارکانِ حج:حج کے تین بنیادی رکن ہیں۔ (۱) احرام یعنی نیت باندھنا۔(۲) وقوفِ عرفہ۔یعنی نو ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔(۳) طواف زیارت جسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔نو ذوالحجہ کو اگر کوئی شخص عرفات کے میدان میں خواہ تھوڑی دیر کیلئے ہی سہی نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ پھر اگلے سال نئے احرام کے ساتھ اُسے دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

حج کرنے کا طریق:جب انسان مالدار، تندرست اور سفر کے قابل ہو اور راستہ پُر امن ہو تو اس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ جب وہ حج کے ارادہ سے جانے لگے تو تمام رشتہ داروں اور دوستوں سے راضی خوشی رخصت ہو۔اور واپسی تک اپنے بال بچوں کیلئے ضروریات زندگی کا بندوبست کرجائے۔

احرام :جب میقات مثلاً یلملم کے پاس پہنچے تو وضوء کرے یا نہائے ۔خوشبو لگائے ۔ دو صاف بے سلی چادریں پہنے۔ ایک بصورت تہہ بند باندھے اور دوسری بصورت چادر اوڑھے۔ سر ننگا رکھے۔ یہ مرد کیلئے حکم ہے۔عورت اُسی لباس میں جو اُس نے پہن رکھا ہے حج کرسکتی ہے۔ البتہ عام حالات میں احرام کے بعد اپنا منہ ننگا رکھے۔ اس پر نقاب نہ ڈالے ۔ سوائے اس کے کہ نامحرم کا آمنا سامنا ہو اور اُس سے پردہ کرنا ضروری ہوجائے۔

اس کے بعد مرد ہو یا عورت دو رکعت نفل پڑھے اور پھر حج کی نیت (حج کی نیت کیلئے گو منہ سے کچھ کہنا ضروری نہیں لیکن اگر کوئی زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے تو کرسکتا ہے عربی کے) کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

یعنی میں حاضر ہوں اے میرے رب! تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں ۔حمد وثناء کا تو ہی مالک ہے۔تمام ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ عربی الفاظ تلبیہ کہلاتے ہیں۔ تلبیہ احرام کا ضروری حصہ ہے۔ اگر یہ الفاظ حج کے ارادہ کے ساتھ نہ کہے جائیں تو احرام مکمل نہیں ہوگا۔ گویا حج شروع کرنے کے لئے تلبیہ کی بالکل وہی حیثیت ہے جو نماز شروع کرنے کیلئے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے کی ہے۔

تلبیہ کے بعد انسان محرم ہوجاتا ہے۔ یعنی حج کے ارکان اور احکام بجالانے کے قابل ہوجاتا ہے۔ محرم کو بہت سی ایسی باتوں سے بچنا پڑتا ہے جو عام حالات میں اس کیلئے جائز ہیں۔ مثلاً خشکی کا شکار کرنا۔ یا کسی سے کروانا۔ خوشبو یا تیل لگانا۔ کنگھی کرنا۔ بال کٹوانا۔ ناخن کاٹنا۔ مرد کے لئے قمیض یا سلا ہوا کپڑا پہننا۔ سر اور چہرہ ڈھانکنا۔ پگڑی باندھنا یا ٹوپی پہننا۔ موزے یا فل بوٹ استعمال کرنا۔ بیوی سے مباشرت کرنا یا اُس کے مقدمات کا ارتکاب کرنا جیسے بوسہ لینا وغیرہ غرض ایسے تمام امور سے اجتناب لازمی ہے ۔جو آسائش اور آرام کی زندگی کا لازمہ ہیں۔

احرام کی حالت میں فسق وفجور اور جنگ وجدال بہت مذموم حرکات ہیں ۔ عام حالات میں بھی ایک مسلمان سے ایسے افعال شنیعہ کی اُمید نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ خدا کے گھر کی زیارت کی نیت سے جانے والا اس قسم کی حرکات کا مرتکب ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَمَنْ فَرَضَ فِیْہِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ ۔(سورۃ البقرہ:۱۹۸)

پس جو شخص ان میں حج (کا ارادہ) پختہ کرلے (اُسے یاد رہے) کہ حج کے (ایام) میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا (جائز) ہوگا۔

احرام کے بعد بکثرت تلبیہ کہا جائے ۔ چلتے پھرتے ۔اُٹھتے ۔ بیٹھتے۔ بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے اور نیچے اترتے ہوئے باالتزام تلبیہ کہے۔تکبیر، ذکر الٰہی، استغفار اور درود شریف پر زور دے۔

جب مکہ کے قریب پہنچے اور کعبۃ اللہ نظر آئے تو تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے نہایت درد اور توجہ کے ساتھ اپنے نیک مقاصد کیلئے دُعا مانگے ۔قبولیت دُعا کا یہ خاص وقت ہے۔

جب مکہ میں داخل ہو تو سامان وغیرہ رکھ کر اور وضوء یا غسل کر کے سیدھا مسجد حرام میں جائے ۔تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجر اسود کے سامنے کھڑا ہوجائے اور جس طرح سجدہ میں ہاتھ رکھتے ہیں۔ اس طرح کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے حجر اسود کو چومے اور اگر چوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے اُسے چھوئے۔ اور اگر چھو بھی نہ سکے تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اُسے چوم لے۔ دھینگا مشتی کر کے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ حجر اسود کو اس طرح بوسہ دینے کو اِسْتِلَام کہتے ہیں۔ استلام کے بعد طواف شروع کرے یعنی حجر اسود کی دائیں جانب جدھر دروازہ ہے اس کی طرف چلتے ہوئے بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔

حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے اس لئے چکر لگاتے ہوئے اس کے باہر سے گزرے ۔ پہلے تین چکروں میں رمل یعنی کسی قدر فخریہ انداز میں کندھے مٹکاتے ہوئے تیز تیز قدم چلنا مسنون ہے۔ ہر چکر میں جب بھی حجر اسود کے سامنے پہنچے تو اس کا استلام کرے ۔ رکن یمانی کا استلام بھی مستحسن ہے۔ ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے آکر ختم کرے ۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آکر طواف کی دو رکعت پڑھے۔ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد بیت اللہ کا یہ پہلا طواف ہے جسے طواف القدوم کہتے ہیں۔

بہرحال اس طواف کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگے ۔ درود شریف پڑھے۔تکبیر اور تلبیہ کہے پھر یہاں سے مروہ کی طرف جائے۔ مروہ پر بھی اسی طرح دعائیں مانگے ۔ یہ اُس کا ایک چکر ہوگا۔اس کے بعد صفا کی طرف جائے یہ اس کا دوسرا چکر ہوگا۔ اس طرح صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ان سات چکروں کو ’’سعی‘ کہتے ہیں۔

سعی بین الصفا والمروہ کے بعد وہ فارغ ہے۔ قیام گاہ پر آ کر آرام کرے بازار میں گھومے پھرے۔ کوئی پابندی نہیں۔ اس کے بعد آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ میں جائے۔ وہیں ظہر۔عصر ۔مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھے۔نویں کی فجر پڑھ کر منیٰ سے عرفات کیلئے روانہ ہو۔ظہر سے لیکر مغرب تک میدان عرفات میں وقوف کرے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں یہیں جمع کر کے پڑھے۔ نویں ذوالحج کو میدان عرفات میں وقوف حج کا اہم ترین حصہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ رہ جائے تو اس سال حج نہیں ہوگا۔

وادی عُرنہ جو عرفات کے پہلو میں ہے اُسے چھوڑ کر عرفہ کا سارا میدان مؤقف ہے ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہو کر حج کرنے والا تلبیہ وتکبیر، ذکر الٰہی استغفار اور دُعا میں مشغول رہے۔ جب سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے چل کر ’’مزدلفہ‘‘ میں آجائے۔ وادی کو چھوڑ کر مزدلفہ کا باقی سارا میدان مؤقف ہے۔ یہاں عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھے۔ صبح کی نماز بہت سویرے پڑھی جائے۔ اس کے بعد مشعر الحرام کے قریب جا کر ذکر کرے۔ تکبیر اور تلبیہ پر زور دے۔ جب کچھ روشنی ہو جائے تو مزدلفہ سے چل کر واپس منیٰ میں آجائے۔ راستہ سے کنکریاں اُٹھالے۔ جب منیٰ پہنچے تو سب سے پہلے جمرۃ العقبہ کو رمی کرے۔ یعنی عقبہ نامی ٹیلے کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارے۔ پہلی کنکری کے ساتھ بار بار تلبیہ کہنے کا وجوب ختم ہوجائے گا۔اس کے بعد اگر اس کا ارادہ قربانی دینے کا ہے تو مذبح جا کر قربانی ذبح کرے۔ ورنہ اپنے بال کٹوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دے۔ بال کٹوانے یا منڈوانے کو احرام کھولنا یا حلال ہونا کہتے ہیں۔ عورت احرام کھولنے کیلئے اپنے سر کی ایک دو مینڈھیاں قینچی سے کاٹ دے۔ اُس کیلئے سارے بال کٹوانا یا منڈوانا جائز نہیں۔ یہ دسویں ذوالحجہ

(باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

ارکانِ حج کی فلاسفی

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’پھر حج بیت اللہ کی ایک غرض شعائر اللہ کا احترام اور ان کی عظمت لوگوں میں قائم کرنا ہے۔ شعائر اللہ کے لفظ سے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ذہن صرف ظاہر سے باطن کی طرف منتقل ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ میں ان کے سامنے ایسے نشانات رکھ دیئے جو خدا تعالیٰ کو یاد دلانے والے اور اس کی محبت دلوں میں تازہ کرنے والے ہیں۔ حج دراصل اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو بیت اللہ کے قریب ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں تنہائی اور بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر سرانجام دی تھی بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل کی گردن پہ چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار حج کی صورت میں قائم کر دی۔ حالانکہ اگر یہ درست ہوتا تو چونکہ یہ واقعہ شام میں ہوا تھا۔ اس لئے حج کا اصل مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز اور لوگ وہاں جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی یاد کرتے اور کہتے ابراہیم نے کس قدر قربانی کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حج کے لئے مکہ مکرمہ کو چنا اور منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا اور وہاں مناسک حج بجا لانا ضروری قرار دیا۔ پس میرے نزدیک حج کا تعلق چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے والے واقعہ سے نہیں بلکہ اس واقعہ سے ہے جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک ایسی وادی میں لا کر پھینک دیا جہاں پانی کا ایک قطرہ نہ تھا اور کھانے کے لئے ایک دانہ تک نہ تھا۔ جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے بچائے جاتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی عزت دیتا ہے اور حج کرنے والے کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی اور اس کی ذات پر یقین ترقی کرتا ہے پھر وہ اپنے آپ کو اس گھر میں دیکھ کر جو ابتدائی دنیا سے خدا کی یاد کے لئے بنایا گیا ہے، عجیب روحانی تعلق ان لوگوں سے محسوس کرتا ہے جو ہزاروں سال پہلے سے اس روحانی مسلک میں پروئے چلے آتے ہیں جس میں یہ شخص پرویا ہوا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت کا رشتہ جو سب کو باندھے ہوئے ہے خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے۔ اسی طرح بیت اللہ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا نقشہ انسانی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر چاروں طرف سے لوگوں کو اس گھر کے گرد جمع کر دیا ہے جب انسان بیت اللہ کو دیکھتا ہے اور اس پر اس کی نظر پڑتی ہے تو اس کے دل پر ایک خاص اثر پڑتا ہے اور وہ قبولیتِ دعا کا ایک عجیب وقت ہوتا ہے حضرت خلیفہ اوّلؓ فرمایا کرتے تھے: کہ جب میں نے حج کیا تو میں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے فرمانے لگے اس وقت میرے دل میں کئی دعاؤں کی خواہش ہوئی لیکن میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا کہ اگر میں نے یہ دعائیں مانگیں اور یہ قبول ہو گئیں اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی تو پھر کیا ہوگا پھر تو نہ یہ حج ہوگا نہ خانہ کعبہ نظر آئے گا تب میں نے سوچ کر یہ حل نکالا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ: ’’یا اللہ میں جو دعا کروں وہ قبول ہوا کرے تا کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔‘‘

میں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ سے یہ بات سنی ہوئی تھی جب میں نے حج کیا تو مجھے بھی یہ بات یاد آگئی جوں ہی خانہ کعبہ نظر آیا ہمارے نانا جان نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا دعا کر لو اور کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے مگر میں نے تو یہی دعا کی کہ: یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقعہ ملا ہے پس میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ میری تجھ سے یہی دعا ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل اور احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا۔

اسی طرح بیت اللہ کے گرد چکر لگاتے وقت جب انسان دیکھتا ہے کہ ہزاروں لوگ اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور ہزاروں ہی اس کے گرد نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے دل میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ میں دنیا سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف آگیا ہوں اور میرا ابھی یہی کام ہے کہ اس کے حضور سربسجود رہوں پھر سعی بین الصفا والمروۃ میں حضرت ہاجرہ کا واقعہ انسان کے سامنے آتا ہے اور اس کا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ انسان اگر جنگل میں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ڈیرہ لگا دے تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے خدا اپنے پاس سے سامان مہیا کرتا ہے اور اسے معجزات اور نشانات سے حصہ دیتا ہے پھر وہاں جتنے مقام شعائر اللہ کا درجہ رکھتے ہیں ان کے نام بھی ایسے رکھ دیئے گئے ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً سب سے پہلے لوگ منیٰ میں جاتے ہیں۔ یہ لفظ اُمْنِیَّۃ سے نکلا ہے جس کے معنے آرزو اور مقصد کے ہیں۔ اور اس جگہ اشارہ کرتا ہے کہ لوگ اس جگہ محض خدا کو ملنے اور شیطان سے کامل نفرت اور علیحدگی کا اظہار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ پھر عرفات ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اب ہمیں خدا تعالیٰ کی پہچان اور اس کی معرفت حاصل ہو گئی ہے اور ہم اس سے مل گئے ہیں۔ اس کے بعد مزدلفہ ہے جو قرب کے معنوں پر دلالت کرتا ہے اور جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ وہ مقصد جس کی ہم تلاش کر رہے ہیں وہ ہمارے قریب آگیا ہے۔ اسی طرح مشعر الحرام جو ایک پہاڑی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مخلصانہ عقیدت اور ابراہیمؑ کے جذبات ہمارے دلوں میں پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر دعائیں فرمایا کرتے تھے پھر مکہ مکرمہ ایسی جگہ ہے جہاں سوائے چند درختوں اور اذخر گھاس کے سوائے کچھ نہیں ہوتا ہر جگہ ریت ہی ریت اور کنکر ہیں اور کچھ چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں ہیں غرض وہ ایک نہایت ہی خشک جگہ ہے نہ کوئی سبزہ ہے نہ باغ دنیا کی کشش رکھنے والی چیزوں میں سے وہاں کوئی بھی چیز نہیں۔ پس وہاں جانا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے قرب اور رضا کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہی غرض حج بیت اللہ کی ہے۔ پھر احرام باندھنے میں بھی ایک خاص بات کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کو یوم الحشر کا اندازہ ہو سکے کیونکہ جیسے کفن میں دو چادریں ہوتی ہیں احرام میں بھی دو ہی ہوتی ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ کے لئے اور دوسری نیچے کے حصہ کے لئے اور سر بھی ننگا ہوتا ہے اور عرفات وغیرہ میں یہی نظارہ ہوتا ہے جب لاکھوں آدمی اس شکل میں جمع ہوتے ہیں تو حشر کا نقشہ انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور کفن لپیٹے ہوئے ابھی قبروں سے نکل کر اس کے سامنے حاضر ہوئے ہیں پھر حج بیت اللہ میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت ہاجرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور اس کے اندر ایک نیا ایمان و عرفان پیدا ہوتا ہے۔ یوں تو اور قوموں نے اپنے بزرگوں کے واقعات تصویری زبان میں کھینچنے کی کوشش کی ہے جیسے ہندو دسہرہ میں اپنے پرانے تاریخی واقعات دوہراتے ہیں مگر مسلمانوں کے سامنے خدا تعالیٰ نے ان کے آباء واجداد کے تاریخی واقعات کو ایسی طرز پر رکھا ہے کہ اس سے پرانے واقعات کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے اور آئندہ پیش آنے والے حادثہ یعنی قیامت کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمی الجمار کی اصل غرض بھی شیطان سے بیزاری کا اظہار کرنا ہے اور ان جمار کے نام بھی جمرۃ الدنیا، جمرۃ الوسطیٰ اور جمرۃ العقبیٰ اس لئے رکھے گئے ہیں کہ انسان اس امر کا اقرار کرے کہ دنیا میں بھی اپنے آپ کو شیطان سے دور رکھے گا اور عالم برزخ اور عالم عقبیٰ میں بھی اسی حالت میں جائے گا کہ شیطان کا کوئی اثر اس کی روح پر نہیں ہوگا اسی طرح ذبیحہ سے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رکھے اور جب بھی اس کی طرف سے آواز آئے وہ فوراً اپنا سر جھکا دے اس کی راہ میں اپنی جان تک دینے سے بھی دریغ نہ کرے پھر سات طواف سات سعی اور سات ہی رمی ہیں۔ اس سات کے عدد میں روحانی مدارج کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے بھی سات ہی درجے ہیں جن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ سورۃ مومنون میں ان درجات کی تفصیل دی گئی ہے۔ اسی طرح حجر اسود کو بوسہ دینا بھی ایک تصویری زبان ہے۔ بوسہ کے ذریعہ انسان اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں اس وجود کو جس کو میں بوسہ دے رہا ہوں اپنے آپ سے جدا رکھنا پسند نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے جسم کا حصہ بن جائے۔ غرض حج ایک عظیم الشان عبادت ہے جو ایک سچے مومن کے لئے ہزاروں برکات اور انوار کا موجب بنتی ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۴۵۲-۴۵۰)

نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاتَّخِذُوْامِنْ مَّقَامِ اِبْرٰاھٖمَ مُصَلًّی کی آیت کے تحت مزید فرماتے ہیں:

’’مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے پاس ایک خاص جگہ ہے جہاں طواف بیت اللہ کے بعد مسلمانوں کو دو سنتیں پڑھنے کا حکم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ کے بعد اس جگہ شکرانے کے طور نماز پڑھی تھی اور اس سنت کو جاری رکھنے کے لئے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وَتَّخِذُوْامِنْ مَّقَامِ اِبْرٰاھٖمَ مُصَلًّی میں جس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عبادت اور فرمانبرداری کے جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے تم بھی اپنے آپ کو اسی مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔ لوگ غلطی سے مقام ابراہیم سے مراد صرف جسمانی مقام سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ابراہیمؑ کا اصل مقام وہ مقام اخلاص اور مقام تقویٰ جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا، گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اسی رنگ میں دین کے لئے قربانیاں بجالاؤ جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کیں۔ پس یہاں مقام ابراہیمؑ سے مراد کوئی جسمانی مقام نہیں بلکہ روحانی مقام مراد ہے۔

ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم نے میرے مقام کو نہیں پہچانا اب اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے تو دوسرا شخص یہ نہیں کرتا کہ اسے دھکا دے کر پرے پھینک دے اور کہے کہ جس مقام پر تم کھڑے تھے وہ تو میں نے دیکھ لیا ہے۔ ہمیشہ ایسے الفاظ سے درجہ کی بلندی مراد ہوتی ہے۔ پس واتَّخِذُوْامِنْ مَّقَامِ اِبْرٰاھٖمَ مُصَلًّی کے یہی معنی ہیں کہ ابراہیمؑ نے جس اخلاص، جس محبت اور جس تقوٰی اور جس انابت الی اللہ سے نیکیوں میں حصہ لیا تم بھی اسی مقام پر کھڑے ہو کر ان نیکیوں میں حصہ لو تا کہ تمہیں بھی ابراہیمی مقام حاصل ہو۔ اگر مقام ابراہیم کو مصلّی بنانے کے یہی معنے ہوں کہ ہر شخص ان کے مصلّی پر جا کر کھڑا ہو تو یہ تو قطعی طور پر ناممکن ہے اوّل تو یہ جھگڑا رہتا کہ ابراہیمؑ نے یہاں نماز پڑھی تھی کہ وہاں اگر بالفرض یہ یقینی طور پر پتہ لگ بھی جاتا کہ انہوں نے کہاں نماز پڑھی تھی تو بھی ساری دنیا کے مسلمان وہاں نماز نہیں پڑھ سکتے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد اوّل سورۃ بقرہ صفحہ ۱۶۸)

☆☆☆

قربانی: فرائض ومسائل

مرسلہ: سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصبِ خلافت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے سے پہلے جب قادیان سے شائع ہونے والے تشحیذ الاذھان کے ایڈیٹر تھے تب آپ نے ماہ نومبر ۱۹۱۲ء کے شمارہ میں عید الاضحیٰ اور قربانی کے فضائل اور مسائل پر ایک مبسوط نوٹ تحریر فرمایا تھا خاکسار ان گراں قدر تحریرات سے استفادہ کرتے ہوئے مندرج مضامین میں سے جستہ جستہ نکات کو احاطہ تحریر میں لا رہا ہے۔

حیات عالم قربانیوں پر موقوف ھے: اسلامی قربانی پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دیتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:

”کیا وہ نہیں دیکھتے چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں پر قربان ہوتی ہیں اور اس قربانی سے تباہی نہیں پڑتی بلکہ ترقی ہوتی ہے۔ آکسیجن کی قربانی نہ ہو تو حضرتِ انسان زندہ نہ رہ سکیں۔ بلکہ کوئی متنفس نہ دیکھا جائے۔ کاربن نہ ہو تو درخت سبز نہ ہوں۔ پھر درخت قربان نہ ہوں جن میں ایک قسم کی روح مانی جاتی ہے تو انسان کی زندگی دوبھر ہو، کوئی حیوان زندہ نہ رہے۔ حیوان قربان نہ ہوں تو انسان کے لئے دنیا کی رہائش وبالِ جان ہو جائے جو لوگ بڑے رحم دل بنتے ہیں اور کہتے ہیں قربانی ایک ظلم ہے ان کے زخموں میں اگر کیڑے پڑ جائیں تو ان کی ہلاکت پر تو وہ بھی خوشدلی سے راضی ہیں تا زخموں سے بچے رہیں۔ تو کم از کم پانی پینے سے انکار نہیں کر سکتے جس میں ہزاروں لاکھوں کیڑوں کی قربانی ہو جاتی ہے یہ باتیں خدا کے منکروں اور خدا پرستوں دونوں پر حجت ہیں۔.... پس قربانی پر اعتراض کرنا خدا کے فعل پر، خدا کے قانون پر اعتراض کرنا ہے۔“

قربانی واجب ھے: حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن کَانَ لَہٗ سَعَۃً وَلَمْ یضحّ فَلا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا (بلوغ المرام) جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلّے کے پاس نہ پھٹکے۔“

قربانی کا التزام اور فضیلت: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مدینہ میں دس سال زندہ رہے اور آپ قربانی فرماتے تھے (مشکوٰۃ) اور زید بن ارقم کی روایت سے ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ اور بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصَّوفِ حَسَنَۃٌ بال کے بلکہ پشم کے بال بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ہے۔ ایک اور حدیث ہے جس کی راویہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل نحر کے دن قربانی کرنا ہے۔ وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اور قربانی کا خون گرنے سے پہلے جناب الٰہی میں قبول ہوتا ہے۔ پس خوشدلی سے قربانی دو۔ (مشکوٰۃ)

قربانی کس پر: ”مَیں اس کے جواب میں کہوں گا۔ ہر ایک مسلمان پر جو وسعت رکھے کوئی نصاب مقرر نہیں۔ جب تک لوگوں میں خشیۃ اللہ ہے اور شریعت پر عمل کرنے کا شوق یہ جواب کافی ہے۔ لیکن بعض لوگ سستی کرتے ہیں اور پھر بعض حیلے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اگر طعام تفاخر کا موقعہ ہو تو بے دریغ قرض لے کر بھی کئی بکرے ذبح کر دیں گے۔ مگر قربانی کے دن مسئلہ پوچھیں گے کہ مَیں غریب آدمی ہوں۔ قربانی کے بارے میں مجھے کیا ارشاد ہے؟

ہر ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے یٰاَیُّھَا النَّاسُ انّ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ فِی کُلِّ عامٍ اُضحِیّۃ۔ یعنی اے لوگو! ہر اہل بیت پر ایک سال میں ایک قربانی ہے۔“

قربانی دوسروں کی طرف سے بھی کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے قربانی ذبح کی یہ کہتے ہوئے کہ بسم اللہ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمّدٍ (رواہ مسلم) ترجمہ: اللہ کے نام سے اے اللہ قبول کر محمد سے اور آل محمد سے اور اُمّت محمد کی طرف سے۔

قربانی کون ذبح کرے اور کیا پڑھے: سب سے بہتر یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے کرے۔ بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ابلق دُنبوں کی قربانی کی۔ پس مَیں نے آپ کو اپنا قدم دونوں کے پہلوؤں پر رکھے ہوئے دیکھا۔ (یہ طریق ذبح ہے) بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پڑھا اِنّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلّذی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ ابراھیمَ حنیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکیْنَ۔ اِنَّ صلوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ ربّ العالمین۔ لا شریک لہٗ وَبِذٰلِک اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔“ اگر کوئی اور مرد یا عورت ذبح کر دے تو بھی جائز ہے۔

قربانی کے جانور کی عمر: اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، بھیڑ کی قربانی مسنون ہے۔ حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلعم لا تذبحو اِلَّا مُسِنّۃ اِلَّا ان یعسر علیکم فتْذبحُوا جِذْعَۃً مِنَ الضانِ (رواہ مسلم) فرمایا: رسول اللہ صلعم نے نہ ذبح کرو مگر مُسِنّہ اگر نہ ملے تو پھر دُنبہ کا جذعۃ۔ یہ بات تو مسلم فریقین ہے کہ اُونٹ پانچ سال کا چھٹے سال میں قدم رکھ کر مسنّہ ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ بابت مسنہ فرماتے ہیں:

”مَیں نے یہ مسئلہ حضرت الامام الحکم العادل سے دریافت کیا آپ نے مجھے فرمایا مولوی (نورالدین) صاحب سے پوچھ لو۔ حضرت امیر نے مجھے فرمایا کہ ”میری تحقیق میں بکری بھیڑ دو سال کی چاہئے۔“

قربانی کے شرکاء: بکری میں ایک گائے اور اُونٹ میں سات آدمیوں کا شریک ہونا جائز ہے۔ عَنْ جابرٍ انّ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالجزرو عَنْ سبْعَۃٍ رواہ مسلم۔ یعنی جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے اور اونٹ سات کی طرف سے کفایت کرتے ہیں۔

یہ سات آدمی مسلمان ہونے چاہئیں۔ فقہ کی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ اگر ایک بھی کافر ہو تو قربانی ناجائز ہوگی اور ان کے حصے برابر ہوں۔ غیر احمدی کی شرکت حضرت اقدس کو بہت ناپسند تھی۔ یعنی ناجائز ہے۔ کیونکہ قربانی تو متقیوں سے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ قابیل وہابیل کے قصّے میں فرمایا انّما یتقبّل اللہ مِنَ المتّقین۔ وہ انسان کیوں کر متقی کہلاسکتا ہے جو خدا کے فرستادے خدا کے نبی کا مکذّب ہو یا اُس کو مفتری کہتا ہو یا اپنے طرز عمل اور لاپرواہی سے مفتری جانتا ہو اور ان ہزار ہا نشانوں کو لغو سمجھتا ہو یا ان کا انکار کرتا ہو جو خدا نے اس کی تصدیق میں دکھائے۔“

جانور کیسا ھو: بیمار نہ ہو، دُبلا نہ ہو، بے آنکھ نہ ہو، کان چیرا ہوا نہ ہو، عیب دار نہ ہو۔ اس کی تفصیل حدیث میں ہے۔ ترجمہ: عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ہم کس قسم کے جانوروں کی قربانی میں اجتناب کریں تو آپ نے ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ چار۔ ایک لنگڑی جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ دوئم کانی۔ جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ سوم مریضہ جس کا مرض ظاہر ہو۔ چہارم۔ دبلی جس کے ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔“ (مشکوٰۃ)

آداب قربانی: نماز عید کے بعد ذبح کرے۔ اگر کسی نے پہلے کر دی تو وہ قربانی نہیں اس لئے پھر کرے۔ بخاری میں براء بن عازبؓ سے حدیث ہے کہ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے اس روز سب سے اوّل ہم نماز پڑھتے ہیں پھر نماز سے فارغ ہو کر قربانیاں کرتے ہیں۔ پس جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنّت پر چلا۔ اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل وعیال کے لئے مہیّا کر لیا۔ قربانی نہیں۔ انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ قربانی کے واسطے پھر ذبح کرے۔“

ایّام قربانی: عید کے دن جسے یوم النحر کہتے ہیں، اور یوم الاضحیٰ اور اُس کے بعد دو دن تک قربانی کی جا سکتی ہے۔“

تقسیم قربانی: قربانی نام ہے ھراقۃ دم یعنی (خون بہانے) کا۔ نہ کہ گوشت کے صدقہ کرنے کا۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔ جو بروایت حضرت عائشہ مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ ماعمل ابن آدم مِن عمل یوم النّحر احبُّ الی اللہ مِنْ اھراق الدّم۔ پس جس نے حسبِ شرائط متذکرۃ بالا جانور ذبح کیا اسکی قربانی ہوگئی۔ اب گوشت خود کھائے کسی کو نہ دے اسی طرح کھال سے خود نفع اُٹھائے تو قربانی میں کوئی فتور نہیں پڑتا لیکن کریم النّفس شرفاء کا طریق ہے کہ وہ خود کھاتے ہیں دوسروں کو بھی کھلاتے ہیں۔ خویش واقارب کو پہنچاتے ہیں اور مسکینوں محتاجوں کو بھی دیتے دلاتے ہیں اس لئے عام طور سے یہ قاعدہ ہے کہ تین حصے کر لیتے ہیں لیکن اسے ضروری سمجھنا اور جو ایسا نہ کرے اسے مہتم کرنا غلطی ہے۔“

☆☆☆

بقیہ: حج کی اہمیت از صفحہ 7

کا دن ہے۔ حجاج کیلئے اس دن عید کی نماز نہیں ہے۔ بہر حال احرام کھولنے کے بعد دسویں ذوالحجہ کو حج کرنے والا منیٰ سے مکہ آکر بیت اللہ کا طواف کرے۔ یہ طواف بھی حج کا بنیادی رکن ہے۔ اس کو طواف زیارت اور طواف افاضہ کہتے ہیں۔ طواف زیارت کے بعد حج کرنے والے کیلئے وہ سب اشیاء جائز ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے اس کیلئے ممنوع تھیں۔

طواف زیارت سے فارغ ہو کر وہ پھر واپس منیٰ میں چلا جائے اور تین دن یہیں مقیم رہے اس جمرے کو سات کنکر مارے جو مسجد الخنیف کے پاس ہے اور جسے جمرۃُ الاولیٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس جمرہ کو سات کنکر مارے جو اس کے قریب ہے اور جسے جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں آخر میں تیسرے جمرہ یعنی جمرۃُ العقبہ کو سات کنکر مارے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ دسویں کو مزدلفہ سے واپسی کے بعد بھی اس جمرہ کو سات کنکر مارے گئے تھے۔ بارھویں ذوالحجہ کو بھی گیارھویں کی طرح تینوں جمروں کو رمی کرے۔ اس کے بعد اختیار ہے اگر کوئی چاہے تو تیرھویں تاریخ کو رمی کرنے کیلئے منیٰ میں قیام کرے۔ اور چاہے تو:۔

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ۔ پھر جو شخص جلدی کرے (اور) دو دنوں میں (ہی واپس چلا جائے) تو اُسے کوئی گناہ نہیں۔ کی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بارھویں تاریخ کی رمی کے بعد مکہ واپس آجائے۔ بہر حال بارھویں یا تیرھویں کو مکہ آکر واپسی کا طواف کرے۔ یہ طواف ان کیلئے ہے جو کہ مکہ کے باشندے نہیں ہیں اور گھر واپس آنا چاہتے ہیں۔ اس طواف کو ”طواف الصدر“ یا ”طواف الوداع“ کہتے ہیں۔ الوداعی طواف سے فارغ ہو کر حج کرنے والا زمزم کا پانی پیئے۔ دہلیز کعبہ کو چومے۔ ملتزم پر اپنا سینہ رکھ کر رو رو کر دعائیں کرے۔ استار کعبہ یعنی کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اُس سے بخشش کی التجا کرے۔ پھر پچھلے پاؤں ہٹتے ہوئے اپنی آخری نگاہِ شوق کعبہ پر ڈالے اور واپس آجائے۔

عُمرہ: بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کا نام عمرہ ہے اس کے لئے مکہ سے باہر کے مقام سے احرام باندھنا چاہئے۔ اس لئے مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کے احرام کیلئے تنعیم جاتے ہیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ واپس آتے ہیں تاکہ اس عبادت کیلئے ایک گونہ سفر کی شرط پر عمل ہو جائے۔ عمرہ کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ سال کے کسی حصہ میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ نویں ذوالحجہ سے لیکر تیرہ ذوالحجہ تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں۔ کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے دن ہیں۔

عمرہ کے احرام کھولنے کا بھی وہی طریق ہے جو حج کے احرام کھولنے کا ہے یعنی عمرہ کرنے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوا دے یا منڈوا دے اور عورت ایک دو لٹیں کاٹ کر احرام کھولے۔

(فقہ احمدیہ سے ماخوذ)

اگر ہم حقیقی مومن ہیں اور یقیناً ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقیقی مومن ہو تو اس کی عبادت بھی صرف خدا تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے۔ اس کی بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے۔ اس کا اپنا رزق اور کمائی بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے اور پھر اس کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ہونا چاہیے۔

یہ ان لوگوں کی بڑی بلند حوصلگی ہے، وسعت ہے حوصلہ میں کہ انہوں نے ہمارے مظلوم احمدیوں کو اپنے اندر جذب کیا۔ اب یہ ہمارا بھی فرض ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے اور وہ احسان کیا ہے کہ حقیقی تعلیم اسلام کی لوگوں پر ظاہر کریں تاکہ اسلام کے خلاف جو شکوک و شبہات ہیں لوگوں کے وہ دور ہوں۔ اور یہ سمجھ سکیں کہ حقیقت میں اسلام ایک خوبصورت مذہب ہے۔

اس ملک کے باشندوں کے لئے چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہو، اس ملک کی معیشت کے لیے اس ملک کی دینی حالت کے لیے اس ملک کی عمومی حالت کے لیے اس ملک کی ترقی کے لیے، سائنسی ترقی کے لیے، معاشی ترقی کے لیے، اقتصادی ترقی کے لیے ہم نے کوشش کرنی ہے۔

(Dietzenbach میں مسجد بیت الباقی کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور کا خطاب)

”سب کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے“ (میئر ڈیٹزن باخ)

مسجد الباقی Dietzenbach کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں شہر کے میئر، پارلیمنٹ کے ممبر، سابق میئر اور ایک سابق وکیل اور جج کے ایڈریسز اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور ملکی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار پر خراج تحسین۔

جرمنی میں اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ برائے مذہبی آزادی پروفیسر Heiner Bielefeldt کی حضور انور سے ملاقات۔

فیملی ملاقاتیں، سینکڑوں افراد نے حضور انور سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تقریبِ آمین۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

قسط: دوئم

21 جون بروز منگل 2011ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز میں فرینکفرٹ اور اس ریجن کی جماعتوں کے علاوہ Munster, Borken, Boblingen, اور KiesersLautrn کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس طرح مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 162 افراد نے اور 21 سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

Dietzenbach میں مسجد بیت الباقی کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Dietzenbach میں مسجد بیت الباقی کے افتتاح کی تقریب تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ چھٹی ایسی مسجد تھی جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اس دورہ میں فرما رہے تھے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ڈیٹزن باخ کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے یہاں کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔ Dietzenbach کی آبادی 35 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہاں یکصد سے زائد مختلف قوموں اور ملکوں کے لوگ آباد ہیں۔

اس علاقہ میں پہلی احمدی فیملی 1975ء میں آکر آباد ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ تعداد میں اضافہ ہوا۔ باقاعدہ جماعت کا قیام 1980ء میں ہوا۔ 1985ء میں جماعت نے یہاں ایک نماز سینٹر کرایہ پر حاصل کیا۔ پھر سات سال بعد 1992ء میں جماعت نے باقاعدہ ایک سینٹر خرید لیا۔

Dietzenbach کا یہ علاقہ اور یہاں کی جماعت بہت خوش قسمت ہے کہ یہاں تین خلفاء مسیح موعودؑ کے مبارک قدم پڑے ہیں۔

1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ جرمنی کے دوران یہاں تشریف لائے تھے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے جرمنی کے مختلف دوروں کے دوران دو مرتبہ یہاں تشریف لائے اور آج اس سرزمین پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار پڑے ہیں۔

نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ”مسجد بیت الباقی“ میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی احباب جماعت نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں کے مختلف گروپس دعائیہ نظمیں ”یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی“ اور ”ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ“ خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ اور خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں اور شرف زیارت پا رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ استقبال کرنے والوں میں بعض جرمن مہمان بھی کھڑے تھے۔

لوکل امیر فاروق احمد چیمہ صاحب اور مبلغ سلسلہ ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جرمن مہمانوں کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی اور پھر مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی اس مسجد بیت الباقی کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد بیت الباقی کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پانچ بج کر 25 منٹ پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو و جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کی ضروریات کے لئے دو سال قبل یہ عمارت خریدی گئی تھی۔ یہاں ایک گروپ مسجد کی تعمیر کے خلاف تھا۔ اس وجہ سے ایک میٹنگ ٹاؤن ہال میں منعقد کی گئی جس میں کونسل کے عہدیداروں، انتظامیہ اور شہریوں نے حصہ لیا۔ یہاں جماعت کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع ملا جس کی وجہ سے مخالفت کم ہوئی۔

شہر کی کونسل اور لوکل انتظامیہ نے مسجد کی اجازت کے لئے ہماری بہت مدد کی۔ اجازت موصول ہونے کے

بعد لوکل جماعت کے ممبران نے کچھ ہی دنوں میں تین لاکھ یورو کی رقم اکٹھی کرلی اور 8 فروری 2011ء کو اس عمارت کو مسجد کی شکل میں بدلنے کا کام شروع ہوا اور چار ماہ کے عرصہ میں یہ مسجد مکمل ہوگئی۔ احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ مختلف کام کرکے پچاس ہزار یورو کی رقم بچائی۔

یہ قطعہ زمین جس پر پہلے سے تعمیر شدہ عمارت موجود تھی، 9 دسمبر 2009ء میں پانچ لاکھ دس ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا تھا۔ اب جو مسجد مکمل ہوئی ہے اس میں نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہیں۔ ایک کا سائز 160 مربع میٹر اور ایک کا 133 مربع میٹر ہے۔ ایک لائبریری ہال بھی ہے۔ بچوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ بنائی گئی ہے۔ چھ مختلف کمرے جماعتی دفاتر کے لئے ہیں اور کچن بھی موجود ہے۔ مسجد کے میناروں کی اونچائی چھ میٹر ہے۔

Dietzenbach کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد علاقہ Dietzenbach کے میئر Juergen Ropp نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ مَیں آج اس موقعہ پر آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ موصوف نے ابتدائی فقرہ اردو زبان میں کہا جس میں سلام اور مبارکباد پیش کی۔ اور اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے مبارکباد دی۔

موصوف نے کہا کہ اس جگہ مسجد بنانا اتنا آسان نہ تھا۔ ہم سب بہت مشکل سے گزرے ہیں۔ شہریوں کے خوف کو ہم نے ختم کیا ہے۔ اور آج یہ مسجد بنانا صرف اس لئے ممکن ہوا ہے کہ جرمنی سب کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ممبران 1978ء سے اس علاقہ میں آباد ہیں اور اس شہر میں بڑے پُرامن طریق سے رہتے ہیں۔

میئر نے مزید کہا کہ یہ بات انسانی فطرت میں ہے کہ اسے انجانے اور غیر لوگوں سے خوف ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے ہم نے یہ خوف دُور کیا ہے۔ اب سب کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے۔

جماعت احمدیہ کے لوگ ہمارے شہر کی صفائی میں رضاکارانہ طور پر حصہ لیتے ہیں اور شجرکاری میں بھی حصہ لیتے ہیں اور اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں مسجد کے افتتاح میں شامل ہوں۔ آج بھی جو درخت لگایا جائے گا وہ شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے والا ہوگا۔ آخر میں، مَیں پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ڈیٹزن باخ شہر کی طرف سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ میئر نے حضور انور کی خدمت میں اپنے شہر کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

پارلیمنٹ کی ممبر Mrs. Uta Zapf کا ایڈریس

میئر کے اس ایڈریس کے بعد جرمن پارلیمنٹ کی ممبر Mrs. Uta Zapf نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے تمام احمدی احباب کو مسجد کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ مَیں جماعت کی تاریخ کو اچھی طرح جانتی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ کس قدر ظلم وستم احمدیوں پر پاکستان میں کیا جاتا ہے۔ موصوفہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اب احمدیوں کو Dietzenbach میں ایک نیا وطن مل جائے۔

موصوفہ نے کہا کہ آج آپ سب کو بہت خوشی ہوگی کہ خلیفۃ المسیح یہاں کی مسجد کے افتتاح کے لئے موجود ہیں۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ شہر کی انتظامیہ نے مسجد کی راہ میں حائل مشکلات کو دُور کیا ہے۔

موصوفہ نے جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسا اصول ہے کہ سب کو اپنانا چاہئے۔ اگر یہ اصول اپنایا جائے تو پوری دنیا میں امن ہو سکے گا۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ میری تمنا ہے کہ آپ اس شہر میں رہیں۔ یہاں کی پُرامن فضا میں زندگی بسر کرسکیں اور آباد رہیں۔

Dietzenbach کے سابق میئر کی تقریر

ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد Dietzenbach کے سابق میئر Zuergen Heyer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ سب سے پہلے تو مَیں آپ کو شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کے موقع پر مجھے دعوت دی اور یہاں کچھ کہنے کا موقع دیا۔

موصوف نے کہا کہ مجھے ابھی تک وہ دن یاد ہے جب 11 ستمبر 1998ء کو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ٹاؤن ہال میں استقبال کرنے کا شرف حاصل ہوا اور مجھے آج بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے یہ الفاظ یاد ہیں کہ اگر اس چھوٹے سے شہر میں امن قائم نہیں ہوسکتا تو پھر ساری دنیا میں کس طرح امن قائم کیا جاسکتا ہے۔

سابق میئر نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہاں اس شہر میں جماعت کا امن پسند اور محبت و پیار کا رویّہ لوگوں کے ڈر اور خوف کو دُور کرتا ہے۔

میئر نے بتایا کہ 1989ء میں جب مَیں میئر بنا تھا تو جماعت کا وفد میرے پاس آیا تھا اور مجھے اپنا پروگرام بتایا تھا کہ یکم جنوری نئے سال کے پہلے دن وہ کس طرح شہر کی صفائی کریں گے۔ چنانچہ اُس دن سے ہر سال یکم جنوری کو جماعت احمدیہ کے افراد شہر کی سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کرتے ہیں (یعنی ایک رات قبل نئے سال کے شروع ہونے پر آتش بازی کے نتیجہ میں جو گند سڑکوں اور گلیوں میں پھیلتا ہے اس کو صاف کرتے ہیں) جماعت احمدیہ ایک نئے جذبے کے ساتھ نئے سال کا آغاز کرتی ہے اور شہر کو صاف رکھتی ہے۔

سابق میئر نے تمام احمدی احباب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ شہر کو صاف رکھنے میں اتنی زیادہ مدد کرتے ہیں۔

آخر پر اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا دی کہ آپ لمبی اور صحت وتندرستی والی زندگی بسر کریں۔ پھر اس نے Dietzenbach کے شہریوں کے لئے دعا کی درخواست کی کہ یہ شہر ایسا ہو کہ ہم کہہ سکیں کہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں''۔

ایک سابق وکیل اور جج کا ایڈریس

سابق میئر کے ایڈریس کے بعد ایک سابق وکیل اور جج Horst Schafer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں اور بہت سے اسائیلم کیسز میں انہوں نے جماعت کی غیر معمولی مدد کی ہے۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ سب سے پہلے تو مَیں جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں آج مجھے بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جس کی اس وقت سب سے زیادہ مخالفت کی جاتی ہے۔ مَیں مہمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا اور دوسرے مسلمانوں کا کیا فرق ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی آیت 41 میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ''خاتم النبیین'' ہونے کا ذکر ہے۔ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ''خاتم النبیین'' سمجھتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ اور نبیوں کا سردار اور یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی شریعت کے ہی تابع نبی آسکتا ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پس اس وجہ سے غیر احمدی مسلمان احمدیوں سے دشمنی کرتے ہیں بلکہ وہ احمدیوں سے عداوت میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ اپنے آئین میں بھی 1974ء میں یہ لکھ دیا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اور یہ پاکستان کے آئین کا حصہ ہے۔

موصوف نے کہا کہ اس کے بعد ایک فوجی حکمران آیا اس نے خود آئین میں لکھا کہ احمدیوں کو اجازت نہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں جیسا اظہار کریں اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اور مسلمانوں جیسا بنے گا اُسے تین ماہ تک قید کیا جاسکتا ہے۔ پھر 1984ء میں اُس نے قانون کو اَور سخت کردیا اور احمدیوں کے لئے زندگی بھر قید اور سزائے موت کا قانون بنادیا گیا اور یہ قانون آج تک پاکستان میں موجود ہے۔ ہمیں تو یہاں جرمنی میں بہت سی سہولیات حاصل ہیں لیکن پاکستان میں احمدی سخت مظالم کا نشانہ بنتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے احمدیوں کے لئے اس قانون کے تحت سزائے موت کا فیصلہ سنایا ہے کیونکہ یہ قانون پاکستان کے آئین کا حصہ ہے۔

موصوف نے کہا کہ ایک سال قبل 28 مئی 2010ء کو لاہور میں احمدیوں کی دو مساجد پر شدید حملے ہوئے اور 85 کے قریب احمدی شہید ہوئے۔ دارالذکر میں 2005ء میں مَیں بھی ہو کر آیا تھا۔

موصوف نے بتایا کہ ان مظالم اور ان شدید حملوں کے بعد جماعت احمدیہ کا ردّعمل یہ ہے کہ جماعت نے کبھی بھی کوئی بدلہ نہیں لیا۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ امن کے ذرائع کے ساتھ اپنا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ان کی مساجد سے کلمہ مٹایا گیا۔ مساجد کو گرایا گیا لیکن جماعت نے اس کے مقابل پر کوئی بدلہ نہیں لیا اور جماعت میں کبھی بھی بدلہ لینے کے طور پر حملہ کرنے کا رجحان پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ پوری دنیا میں جماعت پُرامن رہی، اپنے پُرامن عقیدہ پر قائم رہی اور کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کی۔

موصوف نے کہا کہ آج سے چالیس سال قبل جماعت کے ممبران Dietzenbach میں آئے۔ اس طرح یہاں اس شہر میں یہ ایک بہت پرانی جماعت ہے۔ اور اس جماعت نے ہمارے لئے ایک مثال قائم کی ہے کہ ڈیموکریٹک راہ پر رہتے ہوئے امن کا نمونہ پیش کیا ہے۔

جماعت احمدیہ ہمیشہ سے امن پسند ہے اور یہ جماعت ہمارے اس شہر Dietzenbach کے لئے ترقی کا باعث ہے۔ مجھے آج بہت خوشی ہورہی ہے کہ یہاں آپ کی مسجد کا افتتاح ہورہا ہے۔

موصوف نے سر پر جناح کیپ پہنی ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مجھے امام مسعود جہلمی صاحب مرحوم نے تحفہ دی تھی اور اس کے پہننے کا مسلمانوں میں رواج ہے اور یہ دوسروں کو عزّت کا مقام دیتی ہے۔ آج حضور انور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں تو مَیں نے حضور کو عزّت دیتے ہوئے اس کو پہنا ہے۔

بعدازاں چھ بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے:

خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ۔

برموقع افتتاح مسجد بیت الباقی، Dietzenbach

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''میرے اس دورہ کے دوران یہ چھٹی مسجد ہے جس کا آج افتتاح ہورہا ہے۔ چار مساجد تو باقاعدہ مسجد ہی کی طرز پر بنیادوں سے اٹھائی گئیں اور بنائی گئی ہیں، اور دو جگہیں ایسی ہیں جن میں یہ مسجد الباقی بھی شامل ہے، جہاں عمارت خرید کر اسے مسجد کی شکل میں convert کیا گیا ہے۔ مسجد کا مطلب ہے ایک ایسی جگہ جہاں آکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، اس کو سجدہ کیا جائے۔ ایک ہوکر تمام لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی وحدانیت کو اپنے اوپر بھی لاگو کرنے کا عہد کریں، اپنی نسلوں میں بھی لاگو کرنے کا عہد کریں اور ماحول میں بھی اسے پھیلانے کا ایک عہد کریں۔ یہ عہد اس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک خود ایک بن کر اس طرف توجہ نہ کی جائے۔ ایک دوسرے کے لیے اپنے دل پاک اور صاف نہ ہوں۔ آپس میں جماعت کے اندر بھی محبت اور پیار ہو اور جس ماحول میں رہ رہے ہیں اس کے لیے محبت اور پیار کے جذبات ہوں تاکہ جو باقی ہیں وہ بھی دیکھیں کہ یہ لوگ وہ ہیں جو خالصۃً محبت اور پیار کو پھیلانے والے ہیں اور آپ کی طرف توجہ پیدا ہو تبھی آپ خدائے واحد کا پیغام علاقہ میں پھیلاسکیں گے دنیا کو بتاسکیں گے۔ یہ بہت اہم چیز ہے اس زمانہ کے لیے۔

اگر خدا تعالیٰ کی ہستی اور وجود کا احساس ہر دل میں رہے یہ یقین ہو کہ ایک خدا ہے جو تمام طاقتوں کا مالک ہے تو انسان کبھی کسی برائی کا کسی کو نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے کہ اسلام کی تعلیم تو خوبصورت تعلیم ہے لیکن دنیا بشمول مسلمان اسے بھول چکے ہیں اور میں اس تعلیم کو دنیا میں دوبارہ روشن کرکے، زندہ کرکے دکھلانے کے لیے آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو، بندہ کو، خدا تعالیٰ سے ملانا ایک بہت بڑا اہم کام ہے۔ اس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مبعوث ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرواؤں۔ اللہ تعالیٰ سے بندہ کا ایک تعلق پیدا کرواؤں۔ وہ تعلق پیدا کرواؤں جو آنحضرت ﷺ نے پیدا کروایا۔ وہ

کیا تھا؟ وہ بدّو، وہ جنگلی لوگ، جنگلوں میں رہنے والے، تعلیم سے بے بہرہ، ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے والے، جھوٹی غیرتیں رکھنے والے، ان کو انسان بنایا پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا، پھر باخدا انسان بنایا، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے والا انسان بنایا۔ وہ لوگ جو خدا کو نہ ماننے والے تھے وہ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن گئے۔ پھر دوسرا اہم کام انسان کی دوسرے انسان کے لیے جو ذمہ داریاں ہیں، جو دوسرے انسان کے حقوق اس پر ہیں حقوق العباد ہیں ان کو ادا کرے۔ اور وہی لوگ ایثار اور قربانی میں پیش پیش تھے تو یہی ایثار اور قربانی پیدا کریں تا کہ ہم بندہ کے حقوق ادا کرسکیں۔ یہ دوسرا مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا اپنی بعثت کا۔ اگر اس مقصد کو ہر احمدی اپنے سامنے رکھے تو یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ دلوں میں آپس میں رنجشیں پیدا ہوں اور علاقہ کے لوگوں میں کبھی یہ احساس پیدا ہو کہ مسلمان دہشت گرد یا دہشت پسند یا شدت پسند اور فساد پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم تو اس سے بھری پڑی ہے کہ اسلام امن، محبت، صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ پس یہ وہ چیز ہے جو ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہیے۔

اس مسجد کا نام ''مسجد الباقی'' ہے اور ''الباقی'' اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ جب ایک احمدی کی ایک انسان کی یہ سوچ ہو کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے، باقی جو دنیا میں آیا اس نے چلے جانا ہے اور واپس بھی اللہ تعالیٰ کے حضور لوٹنا ہے۔ تو پھر کبھی یہ احساس ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان اللہ کا حق ادا نہ کرے اور اللہ کی مخلوق کا حق ادا نہ کرے کیونکہ اسے پتہ ہے کہ جزا ملنی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملنی ہے۔ ہمیشہ سے جو ہستی ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے اور ہمیشہ جو ہستی رہنے والی ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پس یہ سوچ جب حقیقی مومن میں پیدا ہو جاتی ہے تو کبھی وہ یہ سوچ ہی نہیں سکتا کہ اس نے کسی بھی قسم کا غلط طرز عمل اختیار کرنا ہے۔ نہ آپس کے تعلقات میں، نہ اپنے کاموں میں، نہ رزق کی کمائی میں بلکہ ہمیشہ اس کے پیش نظر تقویٰ ہوگا۔ اس رزق کا حصول ہوگا جو خدا تعالیٰ کو پسند ہو۔ اور خدا تعالیٰ کو کیا پسند ہے کہ ہمیشہ پاک اور طیب رزق کمایا جائے۔ اس لیے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک احمدی کوئی ایسا کام کرے جو دوسروں کے حقوق غصب کرکے اپنے لیے آسانیاں پیدا کرنے والے ہوں یا اپنا رزق بڑھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رزق آتا ہے وہ سب سے بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس ایک مومن کو اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں جو کمائی کرتے ہیں یہاں جو کماتے ہیں، ان کو بھی جائز ذریعوں سے ہی دنیا کمانی چاہیے۔ کیونکہ جو ناجائز ذریعوں سے دنیا کمائی جائے گی، اس کے لیے پھر یہ نہیں ہے کہ مسجد میں آکے جو غلط طریقے اختیار کیے گئے ہیں دنیا کمانے کے لیے اس کی معافی مانگ لی، پانچ وقت حاضر ہوگئے تو حساب صاف ہوگیا۔ بلکہ ہر وقت مومن کو خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا ہوگا۔ پس یہ چیز ہے جو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ اگر ہم حقیقی مومن ہیں اور یقیناً ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقیقی مومن ہو تو اس کی عبادت بھی صرف خدا تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے۔ اس کی بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے۔ اس کا اپنا رزق اور کمائی بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے اور پھر اس کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے مال میں سے ایک حصہ جماعت کے لیے خرچ کرتی ہے۔ اور یہ مسجد بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لوگوں نے قربانی کرکے بنائی ہے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ مال کو پاک کرنے کے لیے بھی اور دلوں کو پاک کرنے کے لیے بھی خدا تعالیٰ کا خوف ہمیشہ دلوں میں رہنا چاہیے۔ ذہن میں خیال رہنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ رہنے والا خدا ہے جو اس زندگی میں بھی ہمیں پالنے والا ہے، ہمارا رب ہے اور مرنے کے بعد بھی اسی کے پاس ہم نے حاضر ہونا ہے اور وہیں ہماری جزا سزا کا فیصلہ ہونا ہے۔ اگر یہ احساس دل میں رہے گا تو ایک مومن کبھی اپنے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکے گا۔

یہاں بات ہورہی تھی درخت لگانے کی، ایک مقرر نے اظہار کیا ہے۔ درخت بھی اگر ہم لگا رہے ہیں تو یہ ایک ظاہری اظہار ہے اس بات کا کہ اس ماحول کو ہم خوبصورت بنانا چاہتے ہیں۔ قدرت کے حسنوں میں سے ایک حسن سبزہ اور خوبصورتی بھی ہے۔ اصل درخت تو وہ ہیں جو ہمارے دلوں میں لگے ہوئے ہیں اور لگنے چاہئیں، جس کی جڑیں گہری ہوں اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہوں، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہوں اور یہ درخت ہیں جو ہم نے اس علاقہ میں بھی لگانے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور انسانوں کو خدائے واحد کی پہچان کروانے والا بنانا ہے۔ جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہ فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی پہچان کروانے کے لیے آیا ہوں جس کو دنیا بھول چکی تھی۔ پس یہ بات بھی ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے کہ پہچان اس وقت تک آپ نہیں کرواسکتے جب تک آپ خود پہچان نہ کرلیں۔

اسلام بے شک یہ کہتا ہے کہ مذہب میں جبر نہیں۔ یقیناً ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ لیکن ساتھ دنیا کو یہ بھی بتا دو یہ بھی پیغام دے دو کہ رشد اور ہدایت آچکی ہے، فرق اس کا واضح ہوچکا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے اسے قبول کرو یا نہ کرو۔ لیکن پیار اور محبت سے نہ کہ سختی سے، پھر اپنے عملوں سے اظہار سے جو دنیا کے لیے نمونہ ہو۔ اصل چیز تو عمل ہیں جو نمونہ بنتے ہیں، اس سے دنیا کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔

پس ہر احمدی کو ایک نمونہ بننا ہوگا اور جب مسجد بن جاتی ہے۔ یہاں سے گزرنے والے، باہر سے، منارے کو دیکھیں گے، مسجد کا نام لکھا ہوا دیکھیں گے۔ پچھلی سڑک سے آنے والے دیکھیں گے، ہمسائے دیکھیں گے، اس شہر میں اس کا چرچا ہوگا تو مزید توجہ پیدا ہوگی اور جب مزید توجہ پیدا ہوگی تو پھر وہ لوگ مزید گہرائی سے آپ کو دیکھنا چاہیں گے کہ جس پیغام کا یہ اظہار کر رہے ہیں آیا عملی زندگی میں اس کا اظہار بھی ہے یا نہیں۔ اگر وہ اظہار نہیں تو پھر نیک نمونہ قائم کرنے والے آپ نہیں ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے نہیں ہوں گے۔ منہ سے تو بے شک کہہ رہے ہوں گے کہ ہم اس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں جو واحد و یگانہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور اس کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ جو دنیا میں آیا وہ فنا ہوگا۔ لیکن عملی طور پر جو اظہار آپ کا ہے وہ اس سے مختلف ہوگا۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں ہو اور اس کی حقیقی پہچان دل میں ہو تو کبھی کوئی غلط کام انسان کر ہی نہیں سکتا۔ پس ہر احمدی کو، یہاں رہنے والے کو، اس ملک میں رہنے والے کو سوچنا چاہئے۔

یہ ان لوگوں کی بڑی بلند حوصلگی ہے، وسعت ہے حوصلہ میں کہ انہوں نے ہمارے مظلوم احمدیوں کو اپنے اندر جذب کیا۔ اب یہ ہمارا بھی فرض ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے اور وہ احسان کیا ہے کہ حقیقی تعلیم اسلام کی لوگوں پر ظاہر کریں تا کہ اسلام کے خلاف جو شکوک و شبہات ہیں لوگوں کے وہ دور ہوں۔ اور یہ سمجھ سکیں کہ حقیقت میں اسلام ایک خوبصورت مذہب ہے۔ جس میں نہ شدت پسندی ہے، نہ دوسروں کے حقوق غصب کرنا ہے، نہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا ہے، بلکہ یہاں تک ہمیں حکم ہے کہ دشمن سے بھی تم ناانصافی نہ کرو۔ اس کا حق دو یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے تمہارے ساتھ ظلم کیا ہے تو تم بھی ظلم کا جواب ظلم سے دو۔ پاکستان میں جیسے جج صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم جواب نہیں دیتے تو اس قرآنی تعلیم کی وجہ سے نہیں دیتے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں ہے۔ قانون کی مدد جہاں تک حاصل کرسکتے ہو تو کرو، اور قانون جب مدد نہیں کرتا ظلم کی مدد کرتا ہے تو پھر جو ہجرت کرسکتے ہیں ہجرت کر جائیں اور یہی نتیجہ ہے کہ بہت سے احمدی ہجرت کرکے پاکستان سے نکلے۔ اور اِن لوگوں نے آپ کو جذب کرلیا تو پھر یہ پیغام بھی دینا ہے کہ ایک خوبصورت تعلیم اسلام کی یہ بھی ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان۔ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اب جبکہ اس قوم نے ہمیں اپنے اندر جذب کرلیا، تو ہم اس قوم کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس ملک سے ہمیں محبت پیدا ہوگئی ہے۔ اس ملک میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے رزق کے سامان مہیا فرمائے ہیں، اور پاک رزق کے سامان پیدا فرمائے ہیں، اس کو ہم نے ہر طرح سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔ اس ملک کے باشندوں کے لیے چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہو، اس ملک کی معیشت کے لیے اس ملک کی دینی حالت کے لیے اس ملک کی عمومی حالت کے لیے اس ملک کی ترقی کے لیے، سائنسی ترقی کے لیے، معاشی ترقی کے لیے، اقتصادی ترقی کے لیے ہم نے کوشش کرنی ہے۔ ہم یہ کریں گے اور یہ کرکے دکھائیں گے تاکہ ان لوگوں کے شکوک و شبہات دور ہوں کہ ہم لوگ صرف اس لیے یہاں نہیں آئے کہ یہاں سے فائدہ اٹھائیں۔ صرف فائدہ اٹھانے نہیں آئے بلکہ جس مجبوری کے بعد آئے اب ان کا یہ حق بنتا ہے اور ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے فرائض کو پوری طرح نبھائیں، ان کے حقوق ادا کریں، اور اس ملک کی ترقی اور بہتری کے لیے جو ہم سے کوشش ہوسکتی ہے ہم کریں، اور خالصۃً للہ اس وطن سے محبت کرنے والے ہوں۔

پس یہ چیزیں ہیں جو ہر احمدی اپنے سامنے رکھتا ہے اور رکھنی چاہئیں اور یہ جو پیغام ہوگا تو یقیناً اس علاقہ میں آپ احمدیت کے ایک کے بعد دوسرے پودے لگاتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ ایک سے دوسری جگہ جاگ لگتی چلی جائے گی۔ احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام اس ملک میں پھیلتا چلا جائے گا اور یہی ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیے اور یہی مساجد کی تعمیر اور آبادی کا مقصد ہوتا ہے اور ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا کرلیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور اخروٹ کا پودا لگایا۔ اس کے بعد میئر نے زیتون کا پودا لگایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے اپنے پیارے آقا کی دیدار کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سے ملحق دفاتر، کچن اور رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا اور پھر ان جرمن مہمانوں کے پاس تشریف لے آئے جو اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ حضور انور نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ یہاں تشریف لائے۔

مہمانوں کے ساتھ گفتگو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ 32 ہزار کی آبادی کے اس شہر میں تیسرا حصہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ہے۔ میئر نے کہا لیکن یہاں ہمیں فرینکفرٹ کی طرح پرابلمز اور مسائل کا سامنا نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر بڑا شہر ہوگا وہاں پرابلم تو ہوں گے۔ چھوٹے شہر میں کم پرابلم ہوتے ہیں اور یہاں آپ کو سہولیات تو ساری حاصل ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ میئر کا ایک ٹرم کا عرصہ چھ سال کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے بعد نئے انتخاب میں پھر دوبارہ منتخب ہوسکتا ہے اور بار بار ہوسکتا ہے۔ معین ٹرم کی پابندی نہیں ہے۔

ایک نمائندہ نے بتایا کہ 1961ء تک پارلیمنٹ میئر کا انتخاب کرتی تھی۔ اب 2001ء سے لوگ منتخب کرتے ہیں۔ لیکن جو ڈپٹی میئر ہوتا ہے اس کا انتخاب پارلیمنٹ کے ممبران کے مشورہ سے ہی ہوتا ہے۔ ممبران اسے منتخب کرتے ہیں۔

سٹی کونسل کے ایک ممبر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آج آپ ہمارے اس شہر میں آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر شہر کی انتظامیہ کے ایک ممبر نے بتایا کہ یہاں اس شہر میں چھ ہزار پانچ صد کے قریب لوگ ترکی کے آباد ہیں۔ مراکش سے یہاں آنے والوں کی تعداد تین ہزار پانچ سو ہے اور دو ہزار پانچ صد کا تعلق دیگر مختلف اقوام سے ہے۔

پولیس ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ پولیس کے ایک افسر نے حضور انور کی اس شہر میں آمد پر شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ یہاں ہمیں احمدیوں سے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ یہاں ہم voilence کے

خلاف کام کرتے ہیں جو عموماً بعض نوجوانوں کی طرف سے ہوتا ہے لیکن احمدیہ کمیونٹی کی طرف سے ہمیں کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بہت پُر امن اور تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میری کمیونٹی کے لوگ جانتے ہیں کہ اگر وہ کوئی غلط کام کریں گے تو مَیں اس پر ایکشن لوں گا۔ اُنہیں اگر کوئی پرابلم ہو تو یہ میرے پاس آتے ہیں۔

سابق میئر نے بتایا کہ مَیں پچاس سال قبل اس علاقہ میں آیا تھا، سکول ٹیچر تھا، پھر سکول کا ڈائریکٹر بن گیا۔ پھر ممبر پارلیمنٹ بنا اور پھر میئر بنا اور 2001ء تک رہا۔ اب 65 سال میری عمر ہے۔ یہاں کی جماعت احمدیہ سے میرا پرانا تعلق ہے۔ ان سے ہمیشہ تعاون ملا ہے۔ ڈیٹزن باخ کی یادیں اب ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔

آخر پر ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں نے بھی نیک خواہشات کے اظہار کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر مختلف گروپس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس ''بیت السبوح'' کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے بیت السبوح میں حضور انور کی تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ اور اس ریجن کی مختلف جماعتوں کے علاوہ Dateln, Ulm اور Donau Stuttgart کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز اور پاکستان سے آئی ہوئی فیملیز بھی شامل تھیں۔ 24 فیملیز کے 90 افراد اور 15 سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور ان تمام فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 20 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزم حسنات احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے پروگرام میں شرکت فرمائی اور اس تقریب کو رونق بخشی۔ اس کا انتظام ''بیت السبوح'' کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

بعد ازاں نو بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

22 جون بروز بدھ 2011ء

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ ازرلون، آوس برگ، بوخولٹ، روٹلنگن کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، آسٹریلیا، سپین اور دوبئی سے آنے والی بعض فیملیز اور افراد جماعت نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 49 فیملیز کے 212 افراد نے اور 17 سنگل احباب نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ اور تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ برائے مذہبی آزادی پروفیسر Prof. Heiner Bielefeldt کی حضور انور سے ملاقات

آج فیملی ملاقاتوں کے دوران اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ برائے مذہبی آزادی Prof. Heiner Bielefeldt حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے بیت السبوح تشریف لائے۔ موصوف جرمنی میں ایرلانگن (Erlangen) یونیورسٹی میں انسانی حقوق کے پروفیسر ہیں اور جرمن انسٹیٹیوٹ برائے انسانی حقوق کے سابق ڈائریکٹر ہیں۔

بارہ بج کر پانچ منٹ پر موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ موصوف نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ یونائیٹڈ نیشنز میں کام کر رہا ہوں اور یونائیٹڈ نیشن کا نمائندہ برائے آزادی مذہب کی حیثیت سے ذمہ داری ادا کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر موصوف نے بتایا کہ ہم اپنی سالانہ میٹنگ کرتے ہیں۔ گزشتہ سال اکتوبر میں نیویارک میں ہماری ایک کانفرنس میں احمدیوں پر پاکستان میں مظالم کے بارہ میں بات ہوئی تھی اور پاکستان کے حوالہ سے رپورٹ پیش ہوئی تھی۔ ہماری ہیومن رائٹس کونسل کے ممبران انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں جماعت پر ہونے والے مظالم کے بارہ میں آگاہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کونسل ایڈوائزری ہے، مشورہ دیتی ہے یا پالیسی میکر ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ہم صرف حالات پر، Situation پر رپورٹ تیار کرتے ہیں اور ہیومن رائٹس کونسل میں ڈسکس کرتے ہیں۔ ہیومن رائٹس کونسل کا مرکزی دفتر جنیوا میں ہے جہاں ہماری میٹنگز ہوتی ہیں اور ہم ہائی اتھارٹیز کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں اور دباؤ ڈلواتے ہیں۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کے ذکر پر موصوف نے بتایا کہ یہ مختلف NGOs بھی ہمارے سورسز (Sources) میں سے ایک ہیں۔

موصوف نے تھائی لینڈ میں قید احمدی اسائلم سیکرز کے بارہ میں بہت مدد کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے جو کوشش کی ہے اس پر خوشی ہوئی ہے۔ بہت اچھا کام ہوا ہے۔ اب آپ سب جماعتی حالات جانتے ہیں اور اب جو احمدی باہر آ رہے ہیں ان کے حالات کا بھی آپ کو علم ہے۔ اب آپ بہتر رنگ میں کارروائی کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدی دو طرح سے مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ایک تو پاکستانی شہری کی حیثیت سے اور دوسرے احمدی ہونے کی وجہ سے انتہائی تکلیف دہ حالات سے گزر رہے ہیں اور مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ Right of Conversion مذہب کا بنیادی حق ہے۔ جب UNO کا دستور بن رہا تھا تو اس وقت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو پاکستان کے وزیر خارجہ تھے انہوں نے UNO میں سٹینڈ لیا تھا کہ مذہب کی آزادی اور Right of Conversion کو دستور میں انسان کے بنیادی حق کے طور پر شامل کیا جائے۔ چنانچہ آپ اس میں کامیاب ہوئے اور باوجود اس کے کہ اس وقت کے سعودی نمائندے نے اس کی مخالفت کی تھی۔

موصوف کے اس سوال پر کہ جماعت کے خلاف یہ شدید نفرت اور ظلم کیوں ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایمانداری ختم ہے، عدل و انصاف ختم ہے۔ اللہ کے نام پر اور مذہب کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے ہمیں چودہ سو سال قبل جانا ہوگا۔

موصوف نے کہا کہ علم کے نتیجہ میں بھی نفرت کم ہوجاتی ہے۔ علم نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ محض علم سے نفرت کم نہیں ہوتی۔ خالی علم کافی نہیں۔ بہت سے علم والے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی جانور پر کتابیں لاد دی جائیں۔ بعض علم رکھنے والے بھی نفرت اور ظلم کرنے میں پیش پیش ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی Realize کر رہے ہیں کہ احمدی مظلوم ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ برطانیہ سے جو بعض ممبران پارلیمنٹ کا وفد ربوہ گیا تھا اُن کی تیار کردہ رپورٹ بھی موصوف کو مہیا کی جائے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: جرمنی کو آپ جیسے لوگ ملے ہیں۔ اللہ کرے کہ باقی دنیا کو بھی ملیں جو حق کے ساتھ آواز اٹھا سکیں۔

یہ ملاقات بارہ بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 48 فیملیز کے 243 افراد اور 27 سنگل افراد، اس طرح 270 افراد نے مجموعی طور پر حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ کی جماعتوں کے علاوہ Freiberg, Winenden, Reutlingen, Nordhorn, Weiblingen, Osnabrueck, Viersen, Neuss اور Muenster سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، بلغاریہ، بورکینا فاسو، نائیجر، برازیل اور کینیڈا سے آنے والی فیملیز اور احباب نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ نماز سے قبل تقریب آمین کا پروگرام ہوا جس میں 21 بچوں اور 19 بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل بچوں نے اس تقریب میں شرکت کی سعادت پائی:

عزیزم کاشف احمد رضا، عمران ارشاد، فائز احمد، ہارون فیصل، سید عاشر احمد، خواجہ خلیق احمد، طٰہٰ احمد، محمد دانیال الیاس، سید جہاں زیب شاہ، اطہر احمد کاہلوں، فیضان لطیف، فرہاد صدیقی، تنزیل آفتاب، عدیل احمد، مونس احمد، حارث محمود، حزقیل احمد، بجیل احمد، فرید غوری، شاہ زیب احمد اور عزیزم رغیب زبیر ڈوگر۔

درج ذیل بچیوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی سعادت پائی:

عزیزہ فریحہ اسلام، ماہم اعوان، بریرہ ناصر، پریسہ احمد، ایشہ نورین، جاذبہ محمود، سلمیٰ اقبال، کاشفہ حمید، حمدیٰ غزل امجد، عالیہ ملک، امۃ الشافی لبنیٰ چیمہ، ثمرینہ رائے، دریثہ انور، راضیہ باجوہ، باسمہ خلعت، امۃ الکافی مبشرہ، شاہدہ نواز اور عائشہ عزیز بھٹی۔

دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6565 میں محمد ولد کمال سلمان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کوفر جمال، ڈاکخانہ ٹولکریم، فلسطین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 28.8.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 150 اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تمیم العبد: محمد گواہ: محمد شریف

مسل نمبر:6566 میں سہر کمال زوجہ شادی مدلل قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 28 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن کفرسور، ٹولکریم، فلسطین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.9.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند 3000 دینار۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 2500 اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابراھیم الامۃ: سہر کمال گواہ: صباع

مسل نمبر:6567 میں شادی ولد ابراھیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 31 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن ٹولکریم، فلسطین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 27.8.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 2500 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقادر العبد: شادی گواہ: محمد شریف

مسل نمبر:6568 میں عبدالقادر ولد ابرھیم مدلل قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 41 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن کوفرسور ڈاکخانہ ٹولکریم، فلسطین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 6.8.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3300 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد العبد: عبدالقادر گواہ:

مسل نمبر 6532 میں سی جی رقیہ بی بی زوجہ سی این شاہجہان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کالپنی ڈاکخانہ کاوروتھی ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.8.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: زیورات سونے کے 28 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی این شاہجہان الامۃ: سی جی رُقیہ گواہ: ایم عبدالسلام

مسل نمبر:6558 میں فضیلت بانو زوجہ شفیق احمد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 19.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: ایک عدد لچھا سونے کا وزن آدھا تولہ حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 12000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد الامۃ: فضیلت بانو گواہ: حافظ سید رسول نیاز

مسل نمبر:6559 میں عظمت فرزانہ زوجہ سید اظہر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع رنگاریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: طلائی کان کے جھمکے 2 عدد نصف تولہ۔ چھ عدد انگوٹھیاں وزن ایک تولہ۔ گلے کا ہار دو تولہ۔ لچھا نصف تولہ کل وزن 4 تولے۔ حق مہر 2700 روپے۔ ایک عدد مکان بارہ گز پر تعمیر شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 12000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اظہر علی صاحب الامۃ: عظمت فرزانہ گواہ: حافظ سید رسول نیاز

مسل نمبر:6560 میں امۃ البصیر ارجمند زوجہ عبدالعلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع رنگاریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.4.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: سونے کے زیورات کل 20 تولہ قیمت 4,40,000 روپے۔ چاندی کے زیورات کل 40 تولہ قیمت 20,000 روپے حق مہر بذمہ خاوند 30,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 12000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ سید رسول نیاز العبد: امۃ البصیر ارجمند گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر:6562 میں سی جی صادق احمد ولد سی جی عبدالقیوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.8.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 16000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد العبد: سی جی صادق احمد گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر:6559 میں منور علی صدیقی ولد علی صدیقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 22.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: ننگل باغبانہ میں ساڑھے سات مرلہ زمین قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3932 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: منور علی صدیقی گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر:6553 میں ناظمہ بدر زوجہ بدالدین مہتاب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 27.7.55 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات نقری چاندی پرانی 118 گرام زیورات طلائی 41.820 گرام 22 کیرٹ قیمت 106641 میں۔ حق مہر ایک ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 6000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین الامۃ: ناظمہ بدر گواہ: بدرالدین مہتاب

وصیت نمبر:19909 میں پیر محمد نیپالی ولد خلیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 32 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پیرسونی بھائی ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4114 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ظہیر احمد خادم العبد: پیر محمد نیپالی گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19910 میں شیر محمد خان ولد بابو خان قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن نگلہ گھنوڈاکخانہ نگلہ لیلا دھر ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: واجد احمد سولیجہ العبد: شیر محمد خان گواہ: شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر:19911 میں محمد صلاح الدین ولد رجب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈائمنڈ ہار برڈاکخانہ ڈائمنڈ ہار بر ضلع 24 پرگنہ، ساؤتھ صوبہ ویٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4230 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ظہیر احمد خادم العبد: محمد صلاح الدین گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19912 میں ستار کاٹھات ولد فولا کاٹھات قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن شوپورہ گھاٹ ڈاکخانہ شوپورہ گھاٹ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3864 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ظہیر احمد خادم العبد: ستار کاٹھات گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19913 میں وثیق احمد ولد حنیف خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوں ڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4102 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ظہیر احمد خادم العبد: وثیق احمد گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19914 میں انور خان ولد بدھو خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹی ٹوریا ڈاکخانہ گوٹی ٹوریا ضلع نرسنگھ پور صوبہ ایم پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ظہیر احمد خادم العبد: انور خان گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19915 میں چاند علی ملک ولد نوشاد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن بلقان گاچھی ڈاکخانہ گھرولیا ضلع ندیا صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔والد صاحب کی جائیداد سے ڈیڑھ بیگھا زمین ملی ہے جس کی قیمت ساٹھ ہزار روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: چاند علی ملک گواہ:ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19916 میں محمد عبد المنان ولد زبیر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ردی پور ڈاکخانہ ردی پور ضلع پاکوڑ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رئیس الدین العبد: محمد عبد المنان گواہ:ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19917 میں محمد سفیر ندیم ولد محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دھیر ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4230 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: محمد سفیر ندیم گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19918 میں عبد المجید ملکانہ ولد وحید خان ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4544 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فرید احمد ناصر العبد: عبد المجید ملکانہ گواہ:ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19919 میں حمید الدین صادق ولد محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلر عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار-/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فرید احمد امروہی العبد: حمید الدین صادق گواہ: سردار احمد معلم

تصحیح: بدر شمارہ نمبر 42-41 کے صفحہ نمبر 5 میں خطبہ جمعہ کے شروع میں عربی عبارت أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا سہواً چھوٹ گئی ہے۔ادارہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔احباب درستی فرمالیں۔(ادارہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday 3 Nov, 2011 Issue No.44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

ہماری جماعت میں ہر شخص کو نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھنا چاہئے عبادتوں کے معیار کو بڑھانا چاہیئے

اگر اس کے نتیجہ میں کچھ روحانی ترقی حاصل ہو۔ دُعا میں لذت اور وقت اصفیٰ میسر آجائے تو اس پر غرور یا تکبر نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مزید عاجزی اور انکساری اور فروتنی اختیار کرنی چاہیئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28/اکتوبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو جماعت قائم فرمائی اور اس کو یہ اعزاز بخشا کہ وہ پہلوں کے ساتھ ملادی گئی یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں اور نہ یہ کوئی معمولی جماعت ہے۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان اس زمانے کو پانے کی خواہش میں اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے جن پر اولین نے عمل کیا۔

انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کا تعلق جوڑا اور آپکی تربیت کے زیر اثر اللہ تعالیٰ سے اپنا پختہ تعلق پیدا کیا اور اپنی جانوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے بیچ ڈالا۔ ان کا مقصد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بے انتہا نوازا۔ صحابہ کرام قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے ہر دم کوشاں رہتے تھے۔ نیکیوں کے حصول کیلئے آنحضرتؐ سے ہر وقت سوال پوچھا کرتے تھے کہ کس طرح ہم نیکیوں پر عمل کریں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے سوالات سے منع کردیا۔ کیونکہ شریعت کا نزول ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ رؤف بالعباد ہے۔ اپنی خاص رحمت کی نظر رکھتا ہے اور بندے کو تکلیف سے بچاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہے وہ حقیقی اسلام جو بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر پھر حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتا ہے اور یہی حقیقی اسلام صحابہؓ نے پایا اور سیکھا اور عمل کرکے دکھایا اور یہی اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا۔ ہمیں اس کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کے چند اقتباسات پیش کروں گا جو ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ علماء زمانہ اور قیام سلسلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”میں دیکھتا ہوں کہ اِس وقت قریباً علماء کی یہی حالت ہورہی ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کے مصداق اکثر پائے جاتے ہیں اور قرآن شریف پر بگفتن ایمان رہ گیا ہے ورنہ قرآن شریف کی حکومت سے لوگ بکلی نکلے ہوئے ہیں۔ احادیث سے پایا جاتا ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا تھا کہ قرآن شریف آسمان پر اُٹھ جائے گا میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ وہی وقت آگیا ہے۔ حقیقی طہارت اور تقویٰ جو قرآن شریف پر عمل کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ آج کہاں ہے؟ اگر ایسی حالت نہ ہوگئی ہوتی تو خدا تعالیٰ اِس سلسلہ کو کیوں قائم کرتا“۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خود ایک ایسی جماعت قائم کررہا ہے جو قرآن شریف کو ماننے والی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم پر عاید ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو غور کرنا چاہئے کہ جماعت کی غرض قرآن مجید کے احکامات کو ماننا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ہر ایک قسم کی ملونی اس میں سے نکال دی جائے گی اور ایک خالص گروہ پیدا کیا جائے گا اور یہی وہ جماعت ہے، اس لئے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنی زندگی میں پوری تبدیلی پیدا کرو ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہیں دیکھ کر ٹھوکر کھائے۔ پس ہر شخص کا فرض ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوکر دُعاؤں میں لگا رہے۔ سلسلہ کی بنیاد نصوص قرآنیہ اور حدیث پر ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تائید کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارضی اور سماوی نشانات عطا کئے ہیں۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اس کو ایک مہر دی جاتی ہے اور وہ مہر محمدی ہے۔ جس کو ناعاقبت اندیش سمجھ نہیں پاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں ہر شخص کو نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھنا چاہئے عبادتوں کے معیار کو بڑھانا چاہیئے۔ اگر اس کے نتیجہ میں کچھ روحانی ترقی حاصل ہو۔ دُعا میں لذت اور وقت اصفیٰ میسر آجائے تو اس پر غرور یا تکبر نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مزید عاجزی اور انکساری اور فروتنی اختیار کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم رکھنا چاہئے۔ تب ہی اس کا فضل نازل ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو جو نصائح بیان فرمائیں ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کیلئے ایسا تیار کرے جیسا آنحضرتؐ کے صحابہ تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں ہے اور لعنتی ہے وہ شخص جس کا تمام ہم وغم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا فرد اگر میری جماعت میں ہے تو وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔ تکبر کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے نصائح پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو تکبر سے بچنا چاہیئے۔ نا خاندانی تکبر کرنا چاہیئے نا ہی علمی و مالی، تکبر انسان کو تباہ و برباد کردیتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت سے لوگ تکبر کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں بے لوث خدمت کرنے والے ہوتے ہیں مگر جب اپنے کسی عمل پر فخر و تکبر کرتے ہیں تو اُن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے بنی نوع انسان سے عام ہمدردی کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔ وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہاء کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اِسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

حضور انور نے فرمایا اگر ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی جماعت ہونے کا حق ادا کرنا ہے تو ہمیں اپنی اخلاقی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے اللہ کے فضل سے جماعت کئی معاملات میں حضرت مسیح موعودؑ کی دُعاؤں کے طفیل بالغ ہوچکی ہے۔ مگر اس کے ساتھ کئی برائیاں جڑ پکڑ رہی ہیں مثلاً کئی جگہ تکبر نظر آتا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ علم کس کام کا جو وقت پڑنے پر ہم میں ظاہر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات کے مطابق حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ☆☆☆

120 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)